سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(جمعتہ المبارک 7، ہفتہ 8، منگل 11، بدھ 12، جمعرات 13، جمعتہ المبارک 14-مارچ 2014)
(یوم الجمع 5، یوم السبت 6، یوم الثلاثہ 9، یوم الاربعاء 10، یوم الخمیس 11، یوم الجمع 12- جمادی الاوّل 1435ھ)

سولھویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7-مارچ 2014

جلد 7: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2-	ایجنڈا	------------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	12
6-	چیئر مینوں کا پینل	------------	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
7-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	13
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	55
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9-	مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	74
10-	مسودہ قانون گریژن یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	74
	تحاریک التوائے کار	
11-	ملتان روڈ لاہور سوڈیوال تا سمن آباد توسیع نہ کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا (---جاری) -----------	75
	پوائنٹ آف آرڈر	
12-	پنجاب اسمبلی کے ایوان کی کارروائی پرائیویٹ چینلز پر دکھانے کا مطالبہ -----------	75
	تحاریک التوائے کار (---جاری)	
13-	لاہور، جی او آر-IV خوشنما کے گراؤنڈ فلور کے رہائشیوں کی انکروچمنٹ سے دیگر الاٹیوں کو مشکلات کا سامنا (---جاری) -----------	80
14-	گجرات شہر، محکمہ اور ٹی ایم اے کے غیر ذمہ دارانہ عمل کی وجہ سے پینے کے پانی کے منصوبہ سے محروم (---جاری) -----------	81
15-	ایل او ایس سے ملتان روڈ کی تعمیر کے نقشے اور منصوبے کو تبدیل کرنے سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا (---جاری) -----------	84
	پوائنٹ آف آرڈر	
16-	راولپنڈی میٹرو بس کے منصوبے پر عوام الناس کے تحفظات -----------	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
17۔	ہنگامی قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب مجریہ 2014 -----------	92
18۔	کورم کی نشاندہی -----------	92
	ہفتہ، 8۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 2	
19۔	ایجنڈا -----------	94
20۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	96
21۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	97
22۔	مہمان خواتین کے Upper Chamber کے استعمال کی اجازت کے لئے قاعدہ 240 کے تحت تحریک -----------	98
	تحاریک التوائے کار	
23۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	99
24۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	100
	قرارداد	
25۔	خواتین کو قومی دھارے میں لانے اور پنجاب میں خواتین پارلیمانی گروپ (Women Cancus) قائم کرنے کا مطالبہ -----------	101
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
26۔	مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب مصدرہ 2014 -----------	102
27۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	103

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	مسودہ قانون (جوزیر غور لایا گیا)		
28۔	مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب مصدرہ 2014	-----------	104
29۔	وزیر اعلیٰ کا خطاب	-----------	142
30۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	147
	قرارداد		
31۔	بین الاقوامی یوم خواتین پر پاکستانی خواتین کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے کوششوں کو خراج تحسین کا پیش کیا جانا	-----------	148
	منگل، 11۔مارچ2014		
	جلد 7: شمارہ 3		
32۔	ایجنڈا	-----------	151
33۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	153
34۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	154
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکیمونٹی ڈویلپمنٹ)		
35۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	155
36۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	189
	پوائنٹ آف آرڈر		
37۔	چنیوٹ میں عملہ کی بھرتی مکمل کرنے کا مطالبہ	-----------	207
38۔	راولپنڈی ڈویژن میں بارشوں سے تباہ ہونے والی فصلوں پر کسانوں کو ریلیف دینے کا مطالبہ	-----------	208
39۔	پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں عرصہ دراز سے خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مطالبہ	-----------	209
40۔	پنجاب میں ڈینگی وباء کے دوران بھرتی ہونے والی نرسوں کو ریلیف دینے کا مطالبہ	-----------	209

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
41۔	لاہور میں مرغی کی باقیات سے مضر صحت تیل کو کوکنگ آئل کارُوپ دے کر کھلے عام فروخت جاری (۔۔۔جاری) ------------	217
42۔	دیپالپور کے علاقے بصیر پور اور گردونواح میں متعدد سکول کے طلباء وطالبات ٹھنڈے فرش پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور (۔۔۔جاری) ------------	218
43۔	حکومت پنجاب کی جانب سے لیپ ٹاپ مرمت کرنے والی کمپنی کو معاہدے کی خلاف ورزی پر 230 ملین روپے عائد جرمانے کو معاف کرنے پر انکوائری کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	218
44۔	صوبہ میں کرشنگ کا سیزن شروع ہوتے ہی شوگر مافیا اور مڈل مین کسانوں کو لوٹنے میں مصروف (۔۔۔جاری) ------------	219
45۔	لاہور میں موہنی روڈ پر واقع کوارٹرز عملہ کی ملی بھگت سے نیلام کرنے کی سازش سے عوامی حلقوں میں تشویش (۔۔۔جاری) ------------	220
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	راولپنڈی کے مشہور و معروف بازار ٹینچ بھاٹا میں وارداتوں میں اضافہ ------------	221
	تعزیت	
47۔	ملک کے مایہ ناز قاری غلام رسول (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت ------------	223
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
48۔	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------	225
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
49۔	مسودہ قانون امتناع شیشہ سموکنگ مصدرہ 2014 ------------	226
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
50۔	صوبہ میں تدفین کے لئے مفت قبر کی فراہمی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	226
51۔	کھلونا نما اسلحہ پر پابندی کا مطالبہ ------------	235

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
52۔	رہائشی سکیموں کے اشتہارات کے ساتھ حکومتی سرٹیفکیٹ شائع کرنے کا مطالبہ ------------	238
53۔	پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی تھانوں کے قیام کا مطالبہ ------------	242
54۔	آئین میں درج انسانی حقوق کو نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ ------------	243
55۔	فوڈ سٹریٹس کی طرز پر بک سٹریٹس بنانے کا مطالبہ ------------	244
56۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	245
	قرارداد	
57۔	متحدہ قومی موومنٹ کے قائد الطاف حسین کے بیان "فوج ٹیک اوور کرے" کی پُرزور مذمت ------------	246
	بدھ، 12۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 4	
58۔	ایجنڈا ------------	249
59۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	251
60۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	252
	تعزیت	
61۔	سابق معزز ممبر اسمبلی میر بادشاہ خان آفریدی کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	253
	سوالات (محکمہ جات امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)	
62۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	253
63۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	285
	تحاریک استحقاق	
64۔	ای ڈی او ہیلتھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا معزز ممبر اسمبلی کو گالیاں دینا ------------	307

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
65۔	سرگودھامیں حکومت اور محکمہ کی طرف سے معدنیات کاٹھیکہ من پسند لوگوں کو دینااور ٹھیکیداروں کااپنی مرضی سے رائیلٹی میں اضافہ کرنا -----------	312
	تحاریک التوائے کار	
66۔	حکومتی عدم توجہ کے باعث تجارتی مرکز انارکلی لاہور کے مسائل میں اضافہ -----------	317
67۔	محکمہ سکولزایجوکیشن کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے آٹھویں کلاس کے طلباء وطالبات نئے سلیبس سے محروم -----------	317
68۔	شوگر ملزمالکان کی جانب سے کرشنگ سیزن لیٹ شروع کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا -----------	319
69۔	یونیورسٹی آف ایجوکیشن میں وائس چانسلر کانااہل اور من پسندافراد کو بھرتی کرنا -----------	320
70۔	ٹی ایم اے دریاخان میں کرپشن اور رشوت ستانی کا بازار گرم -----------	322
71۔	بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور رنجیت سنگھ کی مڑھی لاہور کے اِرد گرد غیر متعلقہ گاڑیوں کی پارکنگ سے سیاحوں کے مسائل میں اضافہ -----------	322
72۔	ایل ڈی اے سٹی ہاؤسنگ سکیم میں اسٹیٹ ایجنٹوں وسرمایہ داروں کاقبضہ اور درمیانے طبقے کے لوگ اپنے حق سے محروم -----------	324
	پوائنٹ آف آرڈر	
73۔	پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والی ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کووزیراعلیٰ کی یقین دہانی کے باوجود ریگولر نہ کرنا -----------	326
74۔	کورم کی نشاندہی -----------	331

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
75۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ2014 ------------	332
76۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ2014 ------------	332
77۔	مسودہ قانون (ترمیم) لائیو سٹاک بریڈنگ پنجاب مصدرہ2014 ------------	333
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
78۔	مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ2014 ------------	333
79۔	کورم کی نشاندہی ------------	357
80۔	مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ2014 (۔۔۔جاری) ------------	358
81۔	کورم کی نشاندہی ------------	377
	جمعرات،13۔مارچ2014	
	جلد 7: شمارہ 5	
82۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------	380
83۔	ایجنڈا ------------	382
84۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	384
85۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	385
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
85۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	386
87۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	420
	تحاریک استحقاق	
88۔	ڈی ایف او بھکر کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار ------------	446

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
89۔	صوبائی دارالحکومت میں زہریلے اور مردہ گوشت کی فروخت جاری ---------- ----------	448
90۔	ایڈن ڈویلپر لاہور کا ایڈن ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ کے نام پر ہزاروں لوگوں کو لوٹنا ----------	449
91۔	سرگودھا محکمہ اوقاف کے یونٹ نمبر 30 چک 43 شمالی کی دکانوں پر محکمہ کی ملی بھگت سے بااثر افراد کا قبضہ ----------	450
92۔	چوبرجی تا یتیم خانہ لاہور سے ملحقہ قبرستانوں میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو میت دفنانے میں مشکلات کا سامنا ----------	452
93۔	لاہور کے ہسپتالوں میں محکمہ کی غفلت سے کروڑوں روپے کی انٹی فائر ایکسرے مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ----------	452
94۔	ضلعی حکومت لاہور کا جانب سے انتہائی خطرناک قرار دی گئی 267 فیکٹریوں کی منتقلی کو ایک بار پھر نظرانداز کرنا ----------	454
95۔	مال روڈ لاہور پر سربمہر پلازے کی چیف سیکرٹری کی اجازت کے بغیر دوبارہ تعمیر جاری ----------	455
96۔	سرگودھا میں ویٹرنری ہسپتالوں کے لئے ادویات کی فراہمی کا بجٹ مختص نہ کرنے سے جانوروں میں بیماریوں کی شرح میں اضافہ ----------	456
97۔	سرگودھا محکمہ صحت کا بجٹ وقت سے پہلے ختم ہونے کی وجہ سے مراکز صحت کو ضروری اشیاء کی کمی کا سامنا ----------	457
98۔	محکمہ فائر بریگیڈ جدید آلات سے محروم اور ملازم معاشی بحران کا شکار ---------- ----------	459
99۔	لاہور کی ڈسپنسروں اور بنیادی دیہی مراکز صحت میں ادویات نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ----------	461
	پوائنٹ آف آرڈر	
100۔	لاہور میں منعقدہ یوتھ فیسٹیول میں ہونے والی کرپشن کی انکوائری کا مطالبہ ----------	463

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
101۔	لاہور: جوہر ٹاؤن میں آٹھ افراد کے قتل سے متعلقہ تفصیلات -----------	467
102۔	گجرات:لالہ موسیٰ میں چھ سالہ بچے کے اغواء اور قتل سے متعلقہ تفصیلات -----------	468
	پوائنٹ آف آرڈر	
103۔	پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج کرنے والی ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو وزیر اعلیٰ کی یقین دہانی کے باوجود ریگولر نہ کرنا(۔۔۔جاری) -----------	471
104۔	صوبہ میں جگر کی بیماری کا وسیع پیمانے پر علاج کا مطالبہ -----------	475
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون(جو متعارف ہوئے)	
105۔	مسودہ قانون محمد نواز شریف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی ملتان مصدرہ2014 -----------	476
106۔	مسودہ قانون(ترمیم) صنعتی تعلقات پنجاب مصدرہ2014 -----------	476
107۔	مسودہ قانون تولیدی، دوران حمل، نومولود و بچگان صحت اتھارٹی پنجاب مصدرہ2014 -----------	477
108۔	مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب مینٹل ہیلتھ پنجاب مصدرہ2014 -----------	477
	مسودات قانون(جو زیر غور لائے گئے)	
109۔	مسودہ قانون(ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ2014(۔۔۔جاری) -----------	478
110۔	مسودہ قانون لاہور گیریژن یونیورسٹی مصدرہ2014 -----------	481
111۔	مسودہ قانون(ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب مصدرہ2013 -----------	497
112۔	کورم کی نشاندہی -----------	506
113۔	مسودہ قانون(ترمیم) ادائیگی اجرت پنجاب مصدرہ2013(۔۔۔جاری) -----------	506

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک،14۔مارچ2014	
	جلد 7:شمارہ 6	
114۔	ایجنڈا -----------	512
115۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	514
116۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	515
	پوائنٹ آف آرڈر	
117۔	مظفر گڑھ کی رہائشی لڑکی سے گینگ ریپ کی انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ -----------	516
	سوالات (محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
118۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات -----------	519
199۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	558
	تحاریک استحقاق	
120۔	ایوان میں حکومتی یقین دہانیوں کے باوجود ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیوں میں اپوزیشن کے ممبران کی بجائے الیکشن میں ہارے ہوئے لوگوں کو شامل کرنا -----------	580
	پوائنٹ آف آرڈر	
121۔	مظفر گڑھ کی رہائشی لڑکی سے گینگ ریپ کی انکوائری رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری) -----------	583
	تحاریک استحقاق (۔۔۔جاری)	
122۔	ایس ایچ او تھانہ غلہ منڈی ساہیوال کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے اور ملاقات سے انکار -----------	588
	تحاریک التوائے کار	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
123۔	پنجاب ایجوکیشن کمیشن اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفس کے عدم رابطہ کی وجہ سے ہزاروں طلباء وطالبات مشکلات کا شکار ------------	590
124۔	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی جانب سے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹوں کی فراہمی میں گھپلوں کا انکشاف ------------	591
125۔	لاہور سٹی پیکج کے تحت چار بڑے شہروں کا ترقیاتی بجٹ سٹی گورنمنٹ لاہور کو جاری کرنا ------------	592
126۔	سیکنڈری بورڈ لاہور کا جعلی اسناد کی تیاری روکنے کے بہانے چار لاکھ روپے کی بجائے چار کروڑ روپے خرچ کرنے کا انکشاف ------------	593
127۔	فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا کے نااہل عملہ کی وجہ سے حکومت کو سالانہ کروڑوں روپے نقصان کا انکشاف ------------	594
128۔	ہسپتالوں کا ویسٹ تلف نہ کرنے کی وجہ سے موذی امراض میں اضافہ ------------	595
129۔	جلال کولڈ سٹوریج سگیاں پُل لاہور سے غیر قانونی، مردار اور مضر صحت گوشت برآمد ------------	596
130۔	لاہور میں متعلقہ ادارے کی غفلت کی وجہ سے ون ویلنگ کے واقعات کے نتیجے میں ہلاکتوں میں اضافہ ------------	598
131۔	محکمہ صحت کی عدم توجہی کی وجہ سے لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں وینٹی لیٹرز کی کمی کے باعث مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	599
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
132۔	پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 11-2010 اور 12-2011 کی سالانہ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	600
133۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(42)/2014/1042. Dated: 27th February, 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Friday, 7th March 2014 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the
24th February, 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،7۔مارچ2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2014

ایک وزیر آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 4 بابت 2014)

ایک وزیر مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8۔مارچ 2014 کو مسودہ قانون خواتین کی مناسب نمائندگی پنجاب 2014 پر غور وخوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کی اصطلاح میں متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	چودھری یٰسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
2۔	رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔	محترمہ صبا صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔	سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر توانائی، کانکنی ومعدنیات*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات وتعمیرات*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (7تا 21۔مارچ2014) تفویض کیا گیا۔

6

5- جناب محمد آصف ملک	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
6- رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ وزیر قانون وپارلیمانی امور *
7- محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
8- جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
9- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ، آبکاری ومحصولات *
10- رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن *، امور نوجواناں * کھیلیں *، آثار قدیمہ اور سیاحت *
11- میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12- جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13- ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
14- میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
15- ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16- جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17- سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
18- ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19- چودھری محمد شفیق	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21- جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری سرفراز افضل	:	امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
2۔	راجہ محمد اویس خان	:	زکوٰۃ و عشر
3۔	جناب نذر حسین	:	قانون و پارلیمانی امور
4۔	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
5۔	حاجی محمد الیاس انصاری	:	سماجی بہبود و بیت المال
6۔	جناب محمد ثقلین انور سپرا	:	اوقاف و مذہبی امور
7۔	محترمہ راشدہ یعقوب	:	ترقی خواتین
8۔	جناب عمران خالد بٹ	:	صنعت، کامرس و تجارت
9۔	جناب محمد نواز چوہان	:	ٹرانسپورٹ
10۔	جناب اکمل سیف چٹھہ	:	تحفظ ماحول
11۔	چودھری محمد اسد اللہ	:	خوراک
12۔	نوابزادہ حیدر مہدی	:	مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
13۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	کالونیز، اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
14۔	خواجہ عمران نذیر	:	صحت
15۔	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
16۔	جناب محمد خُرم گلفام	:	توانائی
17۔	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
18۔	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/2013 مورخہ 12۔دسمبر2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

19۔ رانا محمد ارشد	:	اطلاعات وثقافت
20۔ میاں محمد منیر	:	آبکاری ومحصولات
21۔ رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
22۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	بہبود آبادی
23۔ جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
24۔ جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی ومعدنیات
25۔ رانا بابر حسین	:	خزانہ
26۔ میاں نوید علی	:	محنت وانسانی وسائل
27۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
28۔ جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹرا نسپکشن ٹیم
29۔ سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
30۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی وترقیات
31۔ سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
32۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	داخلہ
33۔ چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی
34۔ میاں فدا حسین	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی گیری
35۔ چودھری زاہد اکرم	:	کالونیز
36۔ محترمہ شاہین اشفاق	:	کوآپریٹو
37۔ محترمہ مہوش سلطانہ	:	ہائر ایجوکیشن
38۔ محترمہ جوئس رُوفن جُولیس	:	سکولز ایجوکیشن
39۔ جناب طارق مسیح گل	:	انسانی حقوق واقلیتی امور

9

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ رمدے

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	رائے ممتاز حسین بابر
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7-مارچ2014

(یوم الجمع، 5- جمادی الاوّل 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوۡمِ
ٱلۡجُمُعَةِ فَٱسۡعَوۡاْ إِلَىٰ ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَذَرُواْ ٱلۡبَيۡعَۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ إِن
كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ ٩ فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ
وَٱبۡتَغُواْ مِن فَضۡلِ ٱللَّهِ وَٱذۡكُرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرٗا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ١٠
وَإِذَا رَأَوۡاْ تِجَٰرَةً أَوۡ لَهۡوًا ٱنفَضُّوٓاْ إِلَيۡهَا وَتَرَكُوكَ
قَآئِمٗاۚ قُلۡ مَا عِندَ ٱللَّهِ خَيۡرٞ مِّنَ ٱللَّهۡوِ وَمِنَ ٱلتِّجَٰرَةِۚ
وَٱللَّهُ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ١١

سورة الجُمُعَة آیات9 تا11

مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں (کھڑے کا) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ﷺ ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمان سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علی سے یہ خیرات جا کے لا
باطل سے دب رہی ہے پھر اُمت رسول ﷺ کی
منظر ذرا حسین سے پھر کربلا کے لا

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ چودھری یاسین سوہل، ایم پی اے	پی پی۔156
2۔ رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان، ایم پی اے	پی پی۔36
3۔ محترمہ صبا صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو۔306
4۔ سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے	پی پی۔263

شکریہ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 15 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اینٹی کار لفٹنگ ادارے کی کارکردگی و دیگر تفصیلات

*15: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں حکومت نے کارچوری کی روک تھام اور کار چوروں کو پکڑنے کے لئے ایک ادارہ "اینٹی کار لفٹنگ" بنایا ہے یہ ادارہ کب معرض وجود میں آیا؟

(ب) اس ادارے میں تعینات کل افسران واہلکاران کی تعداد اور ان کے سکیلوں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) یکم جنوری2012 سے اب تک لاہور شہر میں انٹی کار لفٹنگ کے پاس گاڑیاں چوری ہونے کی کل کتنی complaints کون کون سے تھانے سے آئی ہیں اور ان گاڑیوں کے کیا نمبرز ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) متذکرہ بالا عرصہ کے دوران ادارے کی کوشش سے کتنی گاڑیاں برآمد ہوئیں، ان گاڑیوں کے نمبرز اور جن مالکوں کو دی گئیں ان کے نام وپتا سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) جو گاڑیاں ابھی تک برآمد نہیں ہو سکیں ان کے بارے میں یہ ادارہ کیا پیشرفت کر رہا ہے اور کب تک گاڑیاں برآمد کرنے میں کامیاب ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے کارچوری کی روک تھام اور کارچوروں کو پکڑنے کے لئے ایک ادارہ انٹی کار لفٹنگ بنایا ہے جو سال1992 کو معرض وجود میں آیا۔

(ب) شعبہ AVLS لاہور کو مورخہ 31-03-2011 کو انتظامی تقسیم کے بعد دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ AVLS صدر (ماڈل ٹاؤن، کینٹ وصدر) ڈویژن ہائے اور AVLS سٹی (اقبال ٹاؤن سول لائن و سٹی) ڈویژن ہائے پر مشتمل ہے۔ AVLS صدر و سٹی میں تعینات افسران وملازمان کی تعداد ذیل ہے:

DSP: 1, Insp: 5, Sis: 14, ASIs: 22, HCs: 56, FCs: 164

ان افسروں وملازمین کے سکیلز کی تفصیل ذیل ہے:

DSP: BPS-17, Insp: BPS-16, Sis/14, ASIs/09, HCs/07, FCs/05

(ج) اس ضمن میں التماس ہے کہ انٹی کار لفٹنگ کے پاس گاڑیاں چوری ہونے کی complaints براہ راست موصول نہ ہوتی ہیں بلکہ کسی بھی جرم بشمول وہیکلز چوری کے مقدمات کا اندراج براہ راست شعبہ AVLS سٹی وصدر میں نہ کیا جاتا ہے بلکہ مقدمات کا اندراج تھانہ جات کی سطح پر کیا جاتا ہے تاہم سرقہ شدہ وہیکلز کے مکمل کوائف کا ریکارڈ مطابق ایف آئی آر افسران بالا کے حکم سے ایک علیحدہ کرائم کمپیوٹر سیکشن CRO برانچ مرتب کیا جاتا ہے اس بارے میں مکمل تفصیل CRO برانچ سے لی گئی ہے جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) متذکرہ عرصہ یکم جنوری2012تا13۔11۔05کے دوران شعبہ AVLS سٹی وصدر کے ذریعے برآمد ہونے والی گاڑیوں کی تعداد2473ہے جن میں1446گاڑیاں سپرداری پر تقسیم ہوچکی ہیں۔گاڑیوں کے نمبرز اور مالکان کے نام وپتا کی تفصیل برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) سرقہ شدہ وہیکلز کی برآمدگی کے لئے شعبہ AVLSروزانہ کی بنیاد پر لاہور سٹی کے داخلی و خارجی راستوں پر ناکا بندی کا اہتمام کرتا ہے۔اس کے علاوہ لاہور سٹی کے مختلف پارکنگ سٹینڈز،شاپنگ پلازہ جات کی بیسمنٹ،ورکشاپس کی سرپرائزچیکنگ عمل میں لاتا ہے۔ہر ماہ خصوصی ٹیمیں چیکنگ و برآمدگی مسروقہ وہیکلز کے لئے پنجاب کے دیگر اضلاع میں جاتی ہیں۔مزید برآں سابقاریکارڈ یافتگان سارقان وہیکلز کو شامل تفتیش کیا جاتا ہے۔سرقیدگی وہیکلز میں ملوث سرگرم گینگز سارقان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں بھی تشکیل دی جاتی ہیں۔ایسے اقدامات سے خاطر خواہ سرقہ شدہ وہیکلز کی برآمدگی ہوتی ہے۔شعبہ AVLSاپنے تمام تردستیاب وسائل کو بروئے کار لاتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سرقہ شدہ وہیکلز کی برآمدگی کو ممکن بنایا جاسکے۔تاہم اس بارے میں حتمی رائے دینا ممکن نہیں کہ بقایا سرقہ شدہ وہیکلز کی برآمدگی کب تک ہوسکے گی۔بہرکیف برآمدگی کی ہر ممکن کوشش جاری ہے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!میں نے جز(ج)میں سوال کیا تھا کہ "جنوری2012سے اب تک شہر لاہور میں کتنی گاڑیاں چوری ہونے کی شکایات آئی ہیں؟مرادیہ ہے کہ کتنی گاڑیاں چوری ہوئی ہیں۔اس کے figures میرے پاس نہیں آئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ کتنی گاڑیاں جنوری 2012سے اب تک چوری ہوئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!کیاآپ کے پاسfiguresکی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ(مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!جواب لکھاہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! متذکرہ عرصہ یکم جنوری2012تا 13۔11۔05کے دوران شعبہ AVLS سٹی وصدر کے ذریعے برآمد ہونے والی گاڑیوں کی تعداد2473 ہے جن میں1446گاڑیاں سپرد داری پر تقسیم ہو چکی ہیں۔ گاڑیوں کے نمبر اور مالکان کے نام وپتا کی تفصیل برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی آسانی کے لئے سوال پڑھ دیتا ہوں۔ یکم جنوری2012 سے اب تک لاہور شہر میں انٹی کار لفٹنگ کے پاس گاڑیاں چوری ہونے کی کل کتنی complaints کون کون سے تھانے سے آئی ہیں اور ان گاڑیوں کے کیا نمبرز ہیں؟ سوال برآمد ہونے اور اس کے بعد سپرد داری پر تقسیم کرنے کا بھی نہیں ہوا۔ سوال یہ ہے کہ complaints کتنی آئی ہیں اور گاڑیاں کتنی چوری ہوئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اچلانہ صاحب! لاہور شہر سے کتنی complaints آئی ہیں، آپ کے پاس ان کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس میں تفصیل نہیں ہے یہ سوال انہوں نے2013میں کیا تھا۔5۔مارچ یہ جواب جمع کروایا گیا ہے آئندہ اس کی تفصیل بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہر صاحب! اب تک تو اس کا جواب آ جانا چاہئے تھا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں تفصیل نہیں مانگ رہا۔ میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر15کا جز(ج) کا جواب مہر صاحب آپ کے پاس ابھی تک کیوں نہیں آیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو جوابات جمع کروائے ہیں actually وہ جواب اس میں پرنٹ بھی نہیں ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہر صاحب! یہ کس کی غلطی ہے اور یہ کس کی ذِمہ داری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو اس کا مکمل جواب دینا چاہئے تھا جس نے نہیں دیا اس کے خلاف ہم action کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہر صاحب! اس کے خلاف آپ action لیں اور پھر ایوان کو بھی بتائیں۔ پرسوں اس کا جواب موصول ہوا ہے تو میرے خیال میں اب تک اس کا جواب موصول ہو جانا چاہئے تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ یکم جنوری 2012 تا 13-11-05 کے دوران شعبہ AVLS سٹی و صدر کے ذریعے برآمد ہونے والی گاڑیوں کی تعداد 2473 ہے جن میں 1446 گاڑیاں سپرد داری پر تقسیم ہو چکی ہیں۔ یہ ڈیڑھ سال میں تقریباً ایک ہزار گاڑی جس کا جواب نہیں دیا گیا وہ ایک ہزار گاڑی کہاں پر ہے؟ 1446 گاڑیاں تو مالکان کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ ایک ہزار گاڑی کا کیا کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ گاڑیاں محکمہ پولیس کے پاس موجود ہیں۔ جو مالکان ہیں وہ عدالت سے اس کی سپرد داری کے لئے رجوع کر سکتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! بنیادی طور پر اس سوال کا اور جو دوسرے سوالات کرتے ہیں ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ جہاں جہاں پر کوئی اصلاح اور بہتری ہو سکتی ہے وہ کر دی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بالکل ٹھیک جواب دیا کہ یہ ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں کئی کئی مہینوں سے اور کئی کئی سالوں سے تھانوں کے اندر بغیر نمبر پلیٹ کے پولیس کے استعمال میں رہتی ہیں۔ چونکہ انہوں نے خود بھی اس بات کا اظہار کر دیا ہے کہ پولیس کے استعمال میں ہے تو کیا یہ کوئی تدارک کیا گیا ہے کہ جنہوں نے چوری کی گئی گاڑیاں برآمد کر کے مالکان کو دینی ہیں اور دی بھی اس لئے نہیں جاتیں چونکہ یہ ان کی facility کے لئے سیدھی بات ہے تھانے کے لئے اور تھانے کے اندر کام کرنے والوں کے رشتے داروں کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ کئی کئی سال تک یہ گاڑیاں نہیں دی جاتی کیا اس کے تدارک کے لئے کوئی اقدام کرنے کا پروگرام ہے کہ یہ چوری کی گاڑیاں جب واپس کی جاتی ہیں تو پھر گاڑیاں نہیں رہتیں صرف ان کا پنجر ہی بقایا بچتا ہے۔ اس کے تدارک کا پروگرام ہے کہ یہ جو ہزاروں گاڑیاں کئی سال تک تھانوں میں زیر استعمال رہتی ہیں ان کو روکا جا سکے یا قانونی طور پر اجازت دی ہوئی ہے کہ یہ جتنی دیر مرضی چاہیں استعمال کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جس شخص کی گاڑی چوری ہو اور وہ recover ہو جائے تو وہ کورٹ میں سپرداری کے لئے درخواست دے۔ محکمہ فوری طور پر اس کی سپرداری دینے کے لئے تیار ہے اگر عدالت آرڈر دے دے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ کیا ہے کہ سپرداری پر لینے کے لئے کوئی نہیں آیا گاڑی بھی چوری کی تو یہ تھانے کو اختیار کس نے دیا ہے کہ ڈیڑھ ڈیڑھ سال پولیس اہلکار گاڑیوں کو استعمال کریں تو اس سے مراد میں یہ سمجھوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میاں صاحب کی بات صحیح ہے آئندہ سے یہ کیا جائے گا کہ جس شخص کی گاڑی recover ہو اس کو باقاعدہ اطلاع دی جائے گی۔ (شور وغل)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

بہت serious بات ہو رہی ہے اگر اس کو مذاق میں نہ لیں تو مہربانی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تھانہ یا انٹی کار لفٹنگ سیل جو گاڑی recover کرے گا وہ نوٹس کے ذریعے مالک کو اطلاع دے گا کہ آپ کی گاڑی recover ہو چکی ہے اور اس کی آپ سپرداری کرائیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ مالک نہیں آتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب کا سوال یہ ہے کہ کس law کے تحت پولیس ڈیپارٹمنٹ ان گاڑیوں کو اپنے زیر استعمال رکھتا ہے، کیا وہ گاڑیاں پولیس کے استعمال میں ہیں یا پھر تھانے میں کھڑی کی ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! وہ گاڑیاں تھانے میں موجود رہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تھانے میں موجود رہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! وہ گاڑیاں تھانے میں موجود رہتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! میرے خیال میں اگلا سوال لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم اس وقت بہت اہم محکمے کو discuss کر رہے ہیں اور مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ اس محکمے کو پارلیمانی سیکرٹری کے حوالے کر دیا گیا ہے جبکہ اس محکمے کی باری اتنے عرصے کے بعد آئی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: No, this is not a way.

وہ پارلیمانی سیکرٹری بھی اسی ڈیپارٹمنٹ کے ہی ہیں، یہ کوئی بات نہیں۔ آپ اس بات کو چھوڑیں اگر اس ڈیپارٹمنٹ کے موجود نہ ہوتے تب آپ یہ بات کر سکتی تھیں۔ جی، اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 47 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سود خوروں کے خلاف کی گئی کارروائیوں کی تفصیلات

*47: **جناب احمد شاہ کھگہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غریب لوگوں کو سود خوروں کے چنگل سے نجات دلانے کے لئے Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 بنایا گیا تھا؟

(ب) 2007 سے اب تک صوبہ بھر میں عوام کی جانب سے سود خوروں کے خلاف کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ان درخواستوں پر سود خوروں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جب کوئی متاثرہ شخص کسی سود خور کے خلاف درخواست دیتا ہے تو پولیس کی طرف سے اسے کوئی خاطر خواہ تعاون حاصل نہیں ہوتا؟

(د) کیا حکومت اس قانون کو زیادہ مؤثر بنانے اور عوام میں اس قانون کے بارے میں awareness پیدا کرنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) 2007 سے 30۔ جون 2013 تک صوبہ پنجاب میں سود خوروں کے خلاف 338 درخواستیں موصول ہوئیں اور سود خوروں کے خلاف 335 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 211

چالان ہوئے۔356ملزمان گرفتار ہوئے۔عدالتوں کی طرف سے ایک ملزم کو سزا ہوئی جبکہ 14ملزم بری ہوئے۔102مقدمات خارج ہوئے اور22مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(ج) یہ تاثر کہ پولیس متاثرہ شخص کے ساتھ تعاون نہیں کرتی بالکل غلط ہے۔ جیسا کہ اوپر دیئے گئے مقدمات کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولیس ہر متاثرہ شخص کے ساتھ تعاون کرتی ہے۔

(د) ہاں حکومت اس قانون کو زیادہ مؤثر بنانے اور عوام میں اس قانون کے بارے میں awarenessپیدا کرنے کے لئے مؤثر اقدام کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر!2007 سے لے کر 2013 تک سود خوروں کے خلاف 338 درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے335مقدمات چلائے گئے ہیں اور صرف ایک ہی ملزم کو سزا سنائی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ چھ سال میں صرف ایک ملزم کو سزا سنائی گئی ہے۔اس جرم کو تھوڑا بہتر بنایا جائے کیونکہ سود خور پاکستان میں ایک مافیا بن چکا ہے۔آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں جس بندے کو ضرورت ہوتی ہے وہ بے چارا سود خور کے پاس جاتا ہے تو وہ سود خور اصل رقم بھی لے لیتے ہیں اور بعد میں اس پر پرچے بھی کروا کر نہ جانے کیا کیا ظلم کرتے ہیں، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک شخص کی بجائے زیادہ ملزمان کو سزائیں دی جائیں تو بہتر نتائج سامنے آئیں گے اس بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کیا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ سزائیں دینے کا کیا ارادہ رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):جناب سپیکر!ملزم کو سزا دینا یا اسے بَری کرنا عدالت کا اختیار ہوتا ہے جبکہ پولیس اپنا چالان مرتب کر کے عدالت میںsubmitکروا دیتی ہے۔ سزا جزا کےprocessمیں بعض اوقات مدعی صلح کر لیتے ہیں، گواہ پیش نہیں ہوتے جس سے یہ delaying tacticsمدعی کی طرف سے بھی ہوتے ہیں، ملزمان کی طرف سے بھی ہوتے ہیں اور وکلاء حضرات بھی lengthyکرتے ہیں۔ پولیس ڈیپارٹمنٹ کی اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہے کیونکہ چالان submit کروانا اس کی responsibilityمیں شامل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت اس قانون کو زیادہ مؤثر بنانے اور عوام میں اس قانون کے بارے میں awareness پیدا کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کر رہی ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ حکومت کیا کر رہی ہے جس کے کوئی نتائج عوام کو بھی ملیں؟ اس حوالے سے وضاحت فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس بارے میں تھانوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جو لوگ بھی سود خوروں کے خلاف کارروائی کرانا چاہیں آپ فوری طور پر قانون کے مطابق اس پر action لیں اور عوام میں آگاہی پیدا کی جائے کہ سود خوروں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے جس کا ایکٹ پنجاب اسمبلی پاس کر چکی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں یہی تو پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ آگاہی کیسے کی جا رہی ہے یا کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟ جیسے ایمرجنسی لائن 15 یا 1122 ہے اس طرح کی کوئی لائن بنائی جائے تاکہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ آسانی پیدا ہو سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پولیس ڈیپارٹمنٹ کے تحت تھانے ہوتے ہیں اور اگر ایمرجنسی 15 پر اطلاع دی جائے تو اس پر بھی پولیس کارروائی کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب اعجاز خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے جو موجود ہیں۔ میاں صاحب! اپنا سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 90 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کے سوال نمبر 74 کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جواب موصول ہوا تھا لیکن میں سمجھتا تھا کہ جواب نامکمل ہے اور صحیح نہیں ہے اس لئے وہ واپس بھیج دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اگلی دفعہ پھر ان کے سوال کا جواب دیں گے۔ میں اس سوال کو next week تک pending کرتا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں کیونکہ میاں اسلم اقبال صاحب موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 90 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*90: **میاں محمد اسلم اقبال:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) کتنے تھانہ جات سرکاری اور کتنے کرایہ کی بلڈنگز میں ہیں، کرایہ کی تفصیلات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت سمن آباد تھانہ اور ملت پارک تھانہ کو سرکاری جگہ پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) کل تھانہ جات 83 ہیں۔

(ب) 49 تھانہ جات سرکاری بلڈنگ میں ہیں جبکہ 17 تھانہ جات کرائے کی بلڈنگ میں اور 17 تھانہ جات دیگر محکمہ جات کی بلڈنگ میں مقیم ہیں۔

تفصیل کرایہ جات تھانہ بلڈنگ

نمبر شمار	علاقہ	رقم
1۔	گجرپورہ	24413/-
2۔	فیکٹری ایریا	18308/-
3۔	شادمان	24413/-
4۔	ساندہ	28553/-

5-	کوٹ لکھپت	50000/-
6-	گلشن اقبال	44288/-
7-	سمن آباد	9765/-
8-	ملت پارک	50000/-
9-	شادباغ	21971/-
10-	ہنجروال	71500/-
11-	نصیر آباد	38500/-
12-	اسلام پورہ	180980/- (اور بلڈنگ پر مشتمل انوسٹی گیشن اور آپریشن ونگ کے لئے)
13-	شالامار	43555/- (دو بلڈنگ پر مشتمل کے لئے (انوسٹی گیشن اور آپریشن ونگ کے لئے)
14-	فیصل ٹاؤن	21699/- (چار فلیٹوں پر مشتمل)
15-	ٹاؤن شپ	53240/- (عارضی کرائے پر بوجہ تعمیر نئی بلڈنگ)
16-	گارڈن ٹاؤن	60000/- (عارضی کرایے پر بوجہ تعمیر نئی بلڈنگ)
17-	مصطفیٰ ٹاؤن	35000/- (عارضی کرایے پر بوجہ تعمیر نئی بلڈنگ)

(ج) چیف منسٹر سیکرٹریٹ ڈائریکٹو نمبر PSO/SMS/1-43/2008 مورخہ 29-01-2010 متعلق تھانہ سمن آباد کے لئے ایک پلاٹ رقبہ 6 کنال واقع غزالی روڈ نزد مسجد خضری کو تھانہ کے لئے تجویز کیا گیا جس کے لئے متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے سے این او سی حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا۔ جو ابھی تک انڈر پروسیس ہے چیف منسٹر ڈائریکٹو کی کاپی (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تھانہ ملت پارک کے لئے حدود تھانہ کے اندر سرکاری پراپرٹی تلاش کی گئی ہے لیکن سردست کوئی بھی پراپرٹی صوبائی گورنمنٹ نہ ہے جس کو ٹرانسفر کرواکر تھانہ ملت پارک کی بلڈنگ تعمیر کروائی جا سکے۔ اس سلسلہ میں ایک پرائیویٹ آدمی محمد افتخار دین ولد شاہ دین نے ایک پلاٹ رقبہ 3 کنال واقع مسجد عارف چوک پکی ٹھٹھی سمن آباد برائے فروخت کا ارادہ رکھتا ہے جس کی ڈیمانڈ 5 لاکھ روپے فی مرلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) کے بارے میں request کی تھی کہ "کیا حکومت سمن آباد تھانہ اور ملت پارک تھانہ کو سرکاری جگہ پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک جس کا یہاں جواب آیا ہے لہذا میری request ہوگی کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس جواب کا جز(ج) پڑھ دیں تاکہ اس کے بعد میں اپنا ضمنی سوال کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ جز(ج) کا جواب پڑھ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! چیف منسٹر سیکرٹریٹ ڈائریکٹو نمبر PSO/SMS/1-43/2008 مورخہ 29-01-2010 متعلق تھانہ سمن آباد کے لئے ایک پلاٹ رقبہ چھ کنال واقع غزالی روڈ نزد مسجد خضری کو تھانہ کے لئے تجویز کیا گیا جس کے لئے متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے سے این او سی حاصل کرنے کے لئے لکھا گیا جو ابھی تک under process ہے۔ چیف منسٹر ڈائریکٹو کی کاپی (F/A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تھانہ ملت پارک کے لئے حدود تھانہ کے اندر سرکاری پراپرٹی تلاش کی گئی ہے لیکن سر دست کوئی بھی پراپرٹی صوبائی گورنمنٹ کی نہ ہے جس کو ٹرانسفر کروا کر تھانہ ملت پارک کی بلڈنگ تعمیر کروائی جا سکے۔ اس سلسلہ میں ایک پرائیویٹ آدمی محمد افتخار دین ولد شاہ دین نے ایک پلاٹ رقبہ تین کنال واقع مسجد عارف چوک پکی ٹھٹھی سمن آباد برائے فروخت کا ارادہ رکھتا ہے جس کی ڈیمانڈ پانچ لاکھ روپے فی مرلہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو یہاں پر چیف منسٹر صاحب کے لیٹر کا حوالہ دیا گیا ہے اس حوالے سے میری گزارش ہے کہ غزالی روڈ پر جس چھ کنال رقبے کے پلاٹ کا فرما رہے ہیں اس کی مجھے ذرا تفصیل بتادیں کہ کیا وہ پلاٹ ہے یا گراؤنڈ ہے اگر وہ گراؤنڈ ہے تو ماسٹر پلان کے تحت سمن آباد کی آبادی کو اس گراؤنڈ سے محروم کیا جا سکتا ہے؟ یہ میرا سوال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں یہ fresh question submit کروائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! حکومت کے پارلیمانی سیکرٹریوں کا یہ حال ہے۔ میں اُدھر کا رہائشی اور پیدائشی ہوں اس لئے سب جانتا ہوں۔ وہ ایک گراؤنڈ ہے جس کو یہ پلاٹ قرار دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مجھے آپ بتادیں کہ یہ کیسے fresh question بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مہر صاحب! اس کی آپ پوری detail دیں کہ آیا یہ گراؤنڈ ہے یا پلاٹ ہے؟ جب آپ کے اگلی دفعہ سوالات آئیں گے تو پورے ایوان کو آپ اس بارے میں آگاہ کریں گے۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں اس سے ہٹ کر کوئی سوال نہیں کر رہا۔ جو میں سوال پوچھ رہا ہوں مجھے اس کا جواب چاہئے۔ اگر آپ نے اُن کی جگہ پر جواب دینا ہے تو آپ دے دیں، میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جواب نہیں دے رہا بلکہ یہ کہہ رہا ہوں کہ اُن کے پاس تفصیل نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر ایک بندہ غلط جواب دے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا انہوں نے آپ کو کوئی جواب نہیں دیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ fresh question کا کہہ رہے ہیں جبکہ میں اس میں سے ہی سوال پوچھ رہا ہوں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اس کو خالی پلاٹ قرار دے رہے ہیں جبکہ میں کہتا ہوں کہ وہ خالی پلاٹ نہیں ہے اور ایک گراؤنڈ کا حصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا وہ کسی کی ملکیت ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری اس پلاٹ کو کسی کی ملکیت declare کر رہے ہیں یا یہ گورنمنٹ کا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا جواب وہ دیں۔ میں تو ان کی جگہ پر جواب نہیں دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کا بتائیں کیونکہ یہی آپ کا سوال ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں تو اس کے بعد میں بولوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس میں ڈائریکٹو کا ذکر کیا گیا ہے کہ ایک پلاٹ چھ کنال واقع غزالی روڈ نزد مسجد خضریٰ کو تھانے کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہر صاحب! آیا یہ گورنمنٹ کا پلاٹ ہے یا کسی کی ملکیت ہے یا کسی گراؤنڈ کے لئے مختص ہے، وہ آپ سے یہ سوال کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کا ہی ہو گا اسی لئے ایل ڈی اے کو این او سی کے لئے لکھا گیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس حکومت کے یہ حالات ہیں۔ یہ اپوزیشن تو ان سے سوال ہی نہیں پوچھ رہی۔ اب پارلیمانی سیکرٹری سے ایک سوال کا جواب نہیں آ رہا۔

معزز ممبران: وہ جواب تو دے رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk. Order in the House.

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ نے اچھی direction دے دی ہے۔ انہیں کہیں کہ ایوان چلائیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ ایوان چلے۔ گزارش یہ ہے کہ میں اس سوال سے ہٹ کر کوئی بات نہیں پوچھ رہا۔ صرف یہ بتا دیا جائے کہ اس جگہ کا status کیا ہے کیونکہ ایل ڈی اے کے ماسٹر پلان کے اندر وہ جگہ ایک گراؤنڈ declare ہے۔ یہ سمن آباد لاہور کی پہلی planned آبادی تھی۔ کیا اس گراؤنڈ پر تھانہ بنایا جا سکتا ہے، میں یہ جواب پوچھ رہا ہوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ صحیح فرما رہے ہوں گے کہ گراؤنڈ ہونے کی وجہ سے ہی شاید ایل ڈی اے نے ابھی تک این او سی نہیں دیا اور پولیس ڈیپارٹمنٹ نے تھانے کے لئے پرائیویٹ جگہ بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے جس کا انہوں نے mention بھی کیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ ملت پارک کی بات ہے۔ میں نے آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے اسی لئے کہا تھا کہ یہ جواب پڑھ لیں تاکہ انہیں پتا ہو کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کوئی اور جگہ کے لئے ہے۔ مجھے on the floor of the House یہ assurance دے دیں کہ گراؤنڈ کی جگہ پر تھانہ نہیں بنے گا کیونکہ وہ بچوں کے کھیلنے کی جگہ ہے اور اس planned آبادی کا حصہ ہے لہذا مجھے اسمبلی کے floor پر گورنمنٹ کی طرف سے یہ assurance چاہئے کہ اس جگہ پر تھانہ نہیں بنے گا۔ اس کے بعد میں اس کا حل بھی بتاؤں گا کہ تھانہ کہاں بن سکتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں انکوائری کروا لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ بہت اچھی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں نے تو پہلے ہی آپ سے یہ عرض کر دی تھی کہ میں اس سوال کو pending کر دیتا ہوں۔ اس کی detail آ جائے گی کہ آیا یہ کسی کی ملکیت ہے، کوئی پلاٹ ہے یا گورنمنٹ کی land ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اسی طرح سے جواب لینے ہیں تو پھر انہیں بتا دیا کریں۔ پہلے ایک دن سیشن چلا لیا کریں اور انہیں بتا دیا کریں کہ کل یہ ضمنی سوال بھی آنے ہیں تو آپ ان کے جوابات بھی لے کر آئیں۔ ایک دو یا تین مہینے بعد اجلاس ہونا ہوتا ہے تو جو سوال پوچھے جاتے ہیں وہ بھی نہیں آ سکتے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے چیف منسٹر سے ایسی غلطی کیوں کروائی ہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے کیوں put کیا کہ اس گراؤنڈ پر آپ تھانہ بنا دیں؟ پہلے چیف منسٹر سے غلطی کروائی، پھر اس directive کو follow کرنا شروع کر دیا اور اس کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک پارلیمانی سیکرٹری کو یہاں پر لا کر کھڑا کر دیا جنہیں جواب نہیں آ رہا اور انہیں ذمہ دار ٹھہرا دیا۔ جنہوں نے یہ move کیا ہے، جنہوں نے اس گراؤنڈ پر تھانہ بنوانے کی کوشش کی ہے، ان کے خلاف inquiry کا order کریں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ماسٹر پلان میں جہاں پر گراؤنڈ ہے وہاں پر جگہ نہیں لی جا سکتی اور اس کی ایک مثال آپ کے سامنے ہے لہٰذا میں گزارش کروں گا کہ یہ assurance دیں کہ گراؤنڈ کی جگہ پر تھانہ نہیں بنائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اسی لئے آپ سے کہہ دیا کہ next session میں جس دن بھی ان کے محکمے کے سوالات ہوئے اس کی detail پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس ایوان میں بتائیں گے۔ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہیں کہ آئندہ اس قسم کی کوتاہی بالکل برداشت نہیں کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس حوالے سے مزید ایک گزارش ہے کہ تھانہ ملت پارک کی حدود میں آٹھ کنال اراضی پر ناجائز قابضین بیٹھے ہوئے ہیں۔ مہربانی کریں کیونکہ گورنمنٹ کی زمین ہے اور لوگوں کی زمین ہے یعنی اسے واپس لیا جائے اور وہاں پر تھانہ بنا دیا جائے کیونکہ اس پر کوئی litigation بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس کی نشاندہی کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے تو اب یہ معلوم کر لیں کیونکہ نشاندہی کرنا میرا کام نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میاں صاحب! ایسا نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میاں صاحب جس پلاٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں، اس کی نشاندہی کروا دیں تو ہم اس کے متعلق چیف منسٹر صاحب سے request کریں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے ہی نشاندہی کرنی ہے تو کیا میں پٹواری ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! علاقے کی فلاح کے لئے آپ کر دیں۔ اس سوال کو میاں اسلم اقبال صاحب کی مشاورت کے ساتھ pending کیا جاتا ہے اور اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ صاحب! آپ کا ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے دو سوالات بہاولپور سے متعلق تھے جن کے جواب موصول نہیں ہوئے اس لئے انہیں next session کے لئے pending فرمالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہ جون میں سوال دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے پہلے عرض کیا ہے کہ جوابات موصول ہوئے تھے جو کہ نامکمل تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! جو بھی متعلقہ لوگ ہیں ان کے خلاف action لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 171 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: ڈکیتی کے مقدمات و دیگر تفصیلات

*171: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری سے مئی2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانہ کی حدود میں درج ہوئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے بے گناہ افراد قتل ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان وارداتوں میں کتنی رقم اور دیگر کون کون سا سامان لوٹا گیا ہے؟

(د) ان مقدمہ جات میں کتنے ملزم گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں، مفرور ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) بروئے رپورٹ جملہ ایس ڈی پی او صاحبان عرصہ ہذا کے دوران ڈکیتی / رابری مع قتل کی چار وارداتیں ہوئیں۔ یہ وارداتیں تھانہ سول لائن، ریس کورس اور پرانی انارکلی کی حدود میں سرزد ہوئیں۔

(ب) ان وارداتوں میں دو افراد دوران واردات قتل ہوئے۔

(ج) ان 4 وارداتوں میں -/7930000 روپے کی رقم لوٹی گئی۔

(د) ان وارداتوں میں تین کس ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جا کر مورخہ 30-04-13 کو چالان عدالت کیا گیا۔ ان مقدمات میں پندرہ کس نامعلوم ملزمان تاحال مفرور ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔ایسی وارداتوں کے انسداد، تدارک کے سلسلہ میں گشت، ناکابندی کو بہتر بنایا گیا ہے نیز علاقہ کی مجاہد سکواڈ، ٹائیگرز اور محافظ سکواڈز سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے تاکہ عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ ڈکیتی کی کتنی وارداتیں کس کس تھانے میں ہوئیں؟ جواب میں مجھے ڈکیتی اور robberies دونوں کو ملا کر چار وارداتیں بتائی گئی۔ میں نے تو پوچھا تھا کہ ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں، پہلے وہ بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! محترمہ صحیح فرما رہی ہیں اور پہلی بات actually یہ ہے کہ یہ جواب 2013-07-31 کو میرے پارلیمانی سیکرٹری بننے سے پہلے

submit کروادیئے گئے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ یہاں پر ایک سب ڈویژن کا یا ایک سرکل کا انہوں نے جواب دیا ہے جبکہ محترمہ نے سوال ڈکیتی کے متعلق پوچھا تھا اور یہاں پر جواب ڈکیتی اور robberies کے متعلق دیا ہے۔ محترمہ کے سوال کا جواب دینے کو میں تیار ہوں اور اس سلسلے میں جواب یہ ہے کہ "ضلع لاہور میں یکم جنوری تا مئی 2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں"۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس دوران ڈکیتی کی 36 وارداتیں ہوئیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے بالکل صحیح بات کی لیکن جو ہمیں جواب موصول ہوا اس میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ایسی چار وارداتیں ہوئیں لیکن یہ ڈکیتی کی 36 وارداتیں بتا رہے ہیں تو موصوف اسے clarify کر دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ چار وارداتیں سرکل تھانہ سول لائن، ریس کورس، پرانی انارکلی کی ہیں یعنی سٹی لاہور کی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے پورے ضلع لاہور کی بتائی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پورے لاہور میں اس دوران 36 ڈکیتی کی وارداتیں ہوئیں اور مقدمات درج ہوئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں بھی تو یہی سوال پوچھ رہی ہوں کہ پورے لاہور سے متعلق میں نے یہ بات پوچھی تھی کہ کن کن تھانوں میں یہ وارداتیں ہوئیں؟ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آنے والے جواب کے مطابق تو صرف چار وارداتیں ہوئیں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ 36 وارداتیں ہوئیں 36 وارداتوں اور چار وارداتوں میں بڑا فرق ہے اور ڈکیتی اور robberies دونوں کو ملا کر بات کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یہ تین تھانوں کے متعلق بتایا ہے کہ ان میں چار وارداتیں ہوئی ہیں جبکہ پورے لاہور میں 36 وارداتیں ہوئی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ یہ جواب 2013-7-31 کو submit کرایا گیا تھا اور میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سوال پورے لاہور سے متعلق کیا تھا جبکہ جواب میں صرف ایک سرکل کے متعلق ڈکیتی اور robberies

mention کر دیا ہے حالانکہ ان کے سوال کا صحیح جواب یہ ہے کہ اس دوران 36 ڈکیتی کے مقدمات پورے لاہور ضلع میں درج ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر انہوں نے یہ جواب کیوں دیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! یہ تو میں نے پہلے آپ کو عرض کیا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر صحیح نہیں ہے تو پھر آپ ڈیپارٹمنٹ کے خلاف کارروائی کا کہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میں نے کہہ دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! چونکہ سوال تھوڑا مشکوک سا ہو گیا ہے تو اس کے جز (د) میں لکھا گیا ہے کہ 15 نامعلوم ملزمان تاحال مفرور ہیں لیکن اب 36 وارداتیں نکل آئی ہیں تو یقیناً اب مفرور کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی ہو گی تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب مہربانی کر کے مفروروں کی تعداد بھی بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس مفروروں کی تعداد کی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میرے پاس ان 36 مقدمات کی تفصیل موجود ہے۔۔۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں کوئی اور ضمنی سوال کر لوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! پہلے میں تفصیل بتادوں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ 15 مفروروں کے متعلق ہی بتادیں کہ وہ گرفتار ہوئے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! کوئی اور ضمنی سوال کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اگر آپ کہیں تو pending کر دیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال کے بعد آپ اسے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے pending کر دیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال کر لینے دیں پھر اس کے بعد بے شک آپ اسے pending کر دیں۔

DEPUTY SPEAKER: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب 13-07-31 کو موصول ہوا ہے تو آپ اس کے جواب کی fresh detail بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! تھانہ چوہنگ میں چار مقدمات میں پانچ ملزمان تھے جن میں سے ابھی تک دو مفرور ہیں جن کے نام محمد وقاص عرف وہاب اور محمد شاہد ولد محمد امین آرائیں سکنہ قطب پور ضلع بہاول پور اور اسی طرح ایک مقدمہ تھانہ رائیونڈ سٹی میں ہے جس میں ایک ملزم محمد اقبال ولد افضل علی تھا جو کہ ابھی تک مفرور ہے۔ اسی طرح تھانہ سٹی رائیونڈ میں دوسرے مقدمے میں سات نامعلوم ملزمان تھے جو ابھی تک trace نہیں ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو تفصیل مل گئی ہے تو کیا آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈکیتی اور robberies کے متعلق تھوڑی سی definition بتادیں کہ اس میں کیا فرق ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): بالکل صحیح کہا ہے۔ ڈکیتی وہ ہوتی ہے جس میں پانچ یا اس سے زائد ملزمان ہوں اور robbery وہ ہوتی ہے جس میں پانچ سے کم ملزمان ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس جواب سے مطمئن ہو گئی ہیں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس کے بعد اب آپ سوال pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد بھی سوال pending کر دوں؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! کیونکہ وہ مفرور ملزمان کے بارے میں ابھی تک discuss نہیں کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اسے بھی pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ میں تو پہلے ہیadmitکر چکا ہوں کہ یہ جواب جو یہاں پرsubmitکرایا گیا تھا وہ صحیح جواب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! پھر یہ کس کی ذمہ داری ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں یہ اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں لیکن میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ جواب 2013-07-31 کو submit کرایا گیا تھا جب میں پارلیمانی سیکرٹری نہیں بنا تھا۔اب ڈیپارٹمنٹ کو میں نے کہا ہے کہ آپ نے یہ جواب غلطsubmitکرایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! غلط جواب دینے والوں کے خلاف آپ کب تک actionلے کر ایوان کو بتائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر!next sessionتک بتا دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ غلط جواب دینے والوں کے خلافactionلے کر ایوان کو بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جی، انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوالdispose ofکیا جاتا ہے۔جی، اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوالdispose ofکیا جاتا ہے۔گلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوالdispose ofکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے ماڈل تھانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*381:جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے ماڈل تھانے کہاں کہاں بنائے گئے ہیں، تفصیل وار بتایا جائے؟

(ب) پنجاب کے ماڈل تھانوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں نیز کیا تمام تھانوں میں یکساں سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام ماڈل تھانوں میں جنریٹر کی سہولت میسر ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام ماڈل تھانوں میں جنریٹر کی سہولت دینے کے ساتھ ساتھ یکساں سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) صوبہ پنجاب میں مرحلہ وار 100 ماڈل پولیس سٹیشن بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے کے 51 ماڈل پولیس سٹیشن مکمل ہو چکے ہیں اور دوسرے مرحلے کے 49 ماڈل پولیس سٹیشن پر کام جاری ہے۔ تمام 100 تھانوں کے نام اور وہ کہاں کہاں ہیں ان کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کے تمام تھانوں میں یکسانیت کی بنیاد پر درج ذیل سہولتیں فراہم کی گئی ہیں:-

فرنیچر: ہر تھانے کے لئے 5 عدد میز، اور 30 کرسیاں، 2 سٹیل الماریاں، 01 عدد استقبالیہ کاؤنٹر، 02 عدد ریوالونگ کرسیاں، 04 عدد صوفہ سیٹ۔

ٹرانسپورٹ: 01 عدد ٹیوٹا پک اپ، 10 عدد موٹر سائیکل۔

ٹیکنالوجی: 08 عدد سی سی ٹی وی کیمرہ، 01 عدد کمپیوٹر، 01 عدد پرنٹر، 01 عدد سکینر، 02 عدد پروسیس سسٹم، 01 جنریٹر۔

سول ورک

- استقبالیہ، انتظار گاہ
- حوالات کی Renovation
- 12 x 14 سائز کا ساؤنڈ پروف کمرہ
- مکمل ڈسٹیمپر بلڈنگ

(ج) پہلے مرحلے کے 51 ماڈل تھانوں میں جنریٹر کی سہولت موجود ہے۔

(د) حکومت تمام ماڈل تھانوں کو ایک جیسی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ 100 ماڈل پولیس سٹیشن بنائے جانے تھے جن میں سے 51 بنائے گئے ہیں باقی 49 پولیس سٹیشن پر کام جاری ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ان پولیس سٹیشنوں کو اسی سال مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جن تھانوں میں کام جاری ہے انشاء اللہ ہم اسی مالی سال میں ان کو مکمل کر لیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سے related سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! انہوں نے جو اس میں لسٹ دی ہے اس میں میانوالی سٹی پولیس ا سٹیشن کا بھی بتایا گیا ہے۔ میرے ذاتی علم میں ہے کہ نہ تو ادھر CCTV Camera ہے، جو انہوں نے ماڈل تھانہ کے بارے میں بتایا ہے کہ ٹیکنالوجی کے حساب سے ادھر جو انہوں نے facilitation دی ہوئی ہے اس میں کوئی سکینر ہے اور نہ ہی کوئی جنریٹر ہے، میرے اپنے حلقہ پی پی۔45 میں تھانہ سٹی آتا ہے تو میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ چیزیں اس تھانہ میں نہیں ہیں اگر اسی طرح پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے جواب ملتے رہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمارے بھائی ہیں اور سادہ آدمی ہیں کیونکہ یہ محکمہ داخلہ کے متعلق سوال ہیں تو کم از کم ان کو کچھ ٹائم دے دیں اور آج تھوڑا سا وقفہ سوالات بھی بڑھا دیں۔ یہ جو سوال اور جواب کی raito ہے کافی سست جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو ٹائم ہے اس کے مطابق مجھے چلانا پڑے گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی correction کر رہا ہوں اس میں جواب غلط ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ہمارا جواب صحیح ہے لیکن جس تھانے کی انہوں نے نشاندہی کی ہے اسے چیک کروا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ کب تک انہیں چیک کر کے بتائیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! next session تک بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next session تک آپ کو بتا دیں گے جہاں اتنا صبر کیا ہے تھوڑا سا اور کر لیں اس کا جواب وہ دے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے ان ماڈل تھانوں میں کیا سہولیات ہیں یا نہیں اور جنریٹر ہے یا نہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان ماڈل تھانوں میں انصاف بھی دیا جاتا ہے یا نہیں، مجھے اس بارے میں ذرا بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کوئی specific case بتائیں کہ وہاں پر کوئی زیادتی ہوئی ہے ؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں in general پوچھ رہا ہوں کہ اگر تھانوں میں مظلوم آتے ہیں اور ایف آئی آر درج ہوتی ہے تو کیا وہاں اختیارات کا استعمال ہوتا ہے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بتائیں کہ کہیں پر کوئی زیادتی ہوئی ہے تو اس کا وہ جواب دیں گے یہ تو overall ہے اس پر کس کس کا وہ جواب دیں اگر آپ کے پاس کوئی شکایات ہیں تو بتائیں کہ کہاں پر کیا زیادتی ہوئی ہے تو اس کا وہ جواب دیں گے ۔ جی، جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب! اگلا سوال آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 389 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: تھانہ گڑھ میں قتل، ڈکیتی کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*389: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم مارچ2013 سے 11۔جون2013 تک تھانہ گڑھ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں قتل، ڈکیتی، راہزنی اور چوری کی کتنی وارداتیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں؟

(ب) ان میں ملوث کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) مفرور ملزمان کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ)

(الف) یکم مارچ2013 سے 11۔جون2013 تک تھانہ گڑھ تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں قتل کے2 مقدمات، راہزنی کے6 مقدمات، چوری کے14 مقدمات، جبکہ ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(ب) ان مقدمات میں کل 39 ملزمان ملوث ہیں ان میں 22ملزمان گرفتار ہوئے ہیں جبکہ 17 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔

(ج) مفرور ملزمان کی گرفتاری کے لئے تھانہ کی سطح پر ایس ایچ او تھانہ اور انچارج انوسٹی گیشن کی سرپرستی میں سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے مقدمات کو حقائق پر یکسو کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں پہلے تو یہ پوچھنا چاہوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال پر ہی آئیں اور ضمنی سوال کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز ہی پوچھنا چاہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کون سا بندہ آیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں میرے خیال میں آپ بھی اسی ایوان میں موجود تھے تو آپ اگر direct ضمنی سوال پر آجائیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہوں گا اور میرا سوال یہ تھا کہ قتل، ڈکیتی، راہزنی اور چوری کی کتنی وارداتیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں کیونکہ اس وقت ہمارے معاشرے کے یہ چار بڑے مسائل ہیں انہوں نے یہاں پر describe کیا We have registered 22 cases جن میں انہوں نے بتایا کہ اُنتیس criminals تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں سوال نمبر389 کی بات کر رہا ہوں۔ آپ اس کا جز(الف) دیکھیں تو اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ٹوٹل بائیس مقدمے رجسٹرڈ کئے گئے ہیں آپ اس کا جز(ب) پڑھیں گے تو اس کے اندر انہوں نے بتایا ہے کہ یہ صرف تین ماہ کے مقدمے ہیں۔ ان تین ماہ کے اندر بائیس مقدمات میں انہوں نے بائیس لوگوں کو پکڑ لیا ہے اس میں ٹوٹل انتالیس لوگ تھے جن میں سے انہوں نے 17 کو چھوڑ دیا ہے اس میں آپ ان کی performance تو دیکھ ہی سکتے ہیں۔ انہوں نے بس خانہ پُری کی ہے کہ 22 مقدمات میں 22 ملزموں کو پکڑا ہے۔ secondly جو انہوں نے جز(ج) کے اندر کہا ہے کہ مفرور ملزموں کی گرفتاری کے لئے ایک special team create کی ہے

So what I would like to know what is the criteria of the team, what is the team and what is the procedure through which the team goes and what are the results got from it?

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جب ٹیم بناتے ہیں تو گرفتاری کا کیا طریق کار ہوتا ہے، ان کا سوال یہ ہے کہ special team کیسے بناتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! جو مفرور ملزمان ہوتے ہیں ان کی گرفتاری کے لئے special teams بنائی جاتی ہیں جو ان کو گرفتار کرنے کے لئے کوشش کرتی ہیں تو یہ طریق کار ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ special team کس طرح سے بناتے ہیں کوئی criteria ہوگا اور کوئی procedure ہوگا؟ یہ نہیں ہے کہ ہم ایک special team بنا دیتے ہیں یہ تو ہمیں بھی پتا ہے یہ تو لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن بھائی! کوئی اچھے officers لگاتے ہوں گے، میرے خیال میں آپ کو بھی اس کا اندازہ ہوگا۔ جی مہر صاحب! بتائیں special team کیا ہوتی ہے اور کیسے تشکیل دی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! باقاعدہ جو مفرور ملزمان ہیں ان کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دی جاتی ہیں، ان کی سی ڈی اے کی جاتی ہے اور مختلف جگہوں پر معلومات اکٹھی کر کے انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر میں نے criteria پوچھا تھا یہ وہی ایک چیز repeat کئے جارہے ہیں اگر یہ تیاری کر کے نہیں آئے تو بے شک سارے سوالات pending کر دیں جب تیاری کر کے آئیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بھی اندازہ ہے کہ special team میں کوئی اچھے officers اور ایماندار بندے لگا کر مختلف طریق کار سے وہ arrest کرتے ہوں گے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس میں criteria کیا ہوتا ہے؟

جناب خرم شہزاد: جناب سپیکر! پھر سارے جواب آپ ہی دے دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں جواب نہیں دے رہا میں صرف ان کو بتا رہا ہوں۔ میرے خیال میں یہ تو ایک general سی بات ہے جو فتیانہ صاحب کو بھی پتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ senior politician اور parliamentarian بھی ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس پر ہمارا protest نوٹ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ڈی پی او صاحب special teams تشکیل دیتے ہیں جو گرفتاری کے لئے مختلف جگہوں پر raid کرتی ہیں، ان کے متعلق معلومات حاصل کرتی ہیں اور گرفتار کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ اس کو unsatisfied تصور کریں کیونکہ یہ میرے سوال کا جواب نہیں دے سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن اس سوال کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ سوال ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ کا ہے اس کا جواب نہیں آیا آپ اس کا بھی ایکشن لیں۔ یہ سوال 13۔ جون 2013 کو بھیجا گیا تھا لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس کا جواب اگلے سیشن تک آ جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس کو سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔ جی، سردار صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 564 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: غریب لوگوں کی جائیدادوں کو قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*564: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نگران دور حکومت میں 7۔مئی سے 15۔مئی 2013 تک کتنے ڈی او لیٹر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب سے ڈی پی او جھنگ کو غریب لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ گروپوں سے قبضہ واگزار کروانے کے سلسلہ میں موصول ہوئے؟

(ب) ان میں سے جن قبضہ گروپوں سے ڈی پی او جھنگ نے قبضہ واگزار کروایا، ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب کی جانب سے No.DS(Monitoring) CMS/13/CT-47-B/0001043 مورخہ 13-05-05 کے تحت ڈی پی او جھنگ نے تا حال کوئی احکامات جاری نہیں کئے کیا ڈی پی او اس پر عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) دوران عرصہ متذکرہ ایک درخواست ازاں خرم شیراز ولد اشفاق احمد خان موصول ہوئی ہے جس کی انکوائری ڈی ایس پی صاحب سٹی سرکل سے کروائی گئی ہے جو دوران انکوائری درخواست جھوٹی اور بے بنیاد پائی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں ایسا کوئی گروہ فعال نہ ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسا کوئی ڈائریکٹو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے موصول نہ ہوا ہے۔ دفتر ہذا میں جب بھی جناب وزیر اعلیٰ یا کسی دیگر اتھارٹی کی طرف سے کوئی احکامات موصول ہوں تو ان کی تعمیل یقینی بنائی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اب ساری discussion تو ہو چکی ہے۔ میں سب سے پہلے تو یہی کہوں گا کہ یہ کتنا serious department ہے اور ان کی seriousness بھی ہمارے سامنے آ گئی ہے۔ جو سوال کا جواب دیا گیا ہے اس کے جز (ب) میں لکھا ہے کہ دوران عرصہ متذکرہ صرف ایک درخواست موصول ہوئی ہے جس میں شیراز ولد اشفاق احمد خان کا نام لکھا ہے۔ میرے سوال سے اگلا سوال نمبر 570 ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کون سے جُز کی بات کر رہے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! Sorry یہ جز (الف) کا جواب ہے کہ دوران عرصہ ایک درخواست خرم شیراز ولد اشفاق احمد خان کی موصول ہوئی جس کی انکوائری ڈی ایس پی صاحب سے کروائی گئی جو دوران انکوائری جھوٹی اور بے بنیاد پائی گئی۔ اگلے سوال میں، میں وہ ساری باتیں نہیں کرنا چاہتا---

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے
اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد 6.43 پر جناب ڈپٹی سپیکر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار وقاص حسن مؤکل صاحب!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جز (ج) کے اندر یہ سوال کیا گیا تھا جس میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کی طرف سے خط کا نمبر لکھا گیا ہے کہ ڈی پی او جھنگ کو تا حال احکامات جاری نہیں کئے گئے۔ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع ہذا میں ایسا کوئی ڈائریکٹو جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے

موصول نہ ہوا ہے۔ میرے ہاتھ میں آفیشل رپورٹ ہے جو آپ کو دکھانا بھی چاہوں گا اس کے اندر ڈی پی او آفس کی طرف سے جواب with reference to exactly جو یہاں پر لکھا گیا ہے۔ چار سوال پہلے تھے اور پانچواں میرا ہے، میں اس میں آگے بھی بات کروں گا اس میں لکھا گیا ہے کہ ایک درخواست وصول کی گئی، جناب ظہیر الدین خان علیزئی کے سوال نمبر 570 کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی درخواست وصول نہیں کی گئی۔ محترمہ راشدہ یعقوب ایم پی اے صاحبہ جواب پارلیمانی سیکرٹری بن چکی ہیں ان کا بھی exactly اسی پر سوال تھا، تین سوال اور تین ہی جواب۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ چار لیٹر وصول کئے گئے، میرے والے سوال میں لکھا گیا ہے کہ ایک لیٹر وصول کیا گیا اور سوال نمبر 570 میں تحریر ہے کہ کوئی لیٹر وصول نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ 19۔ جون 2013 کا سوال ہے آخر کار خدا خدا کر کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آئے ہیں تو وہ بھی تین ہیں۔ میرے پاس official documents ہیں جن کے مطابق تین غلط دیکھے گئے ہیں۔ میں اس پر کیا ضمنی جواب لوں، میں اس پر کیا clarification لوں، میں پہلے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میں سوال کا کون سا جواب مانوں، راشدہ یعقوب صاحبہ والا، اپنے والا یا علیزئی صاحب والا؟ میں نے اس پر کوئی جواب نہیں لینا۔ میں on record یہ بات کر رہا ہوں کہ مجھے یہ جواب acceptable ہی نہیں ہے۔ اگر یہ attitude ہے اور میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس کے اندر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ محکمے کا قصور ہے۔ آپ محکمے کا interest دیکھ لیں کہ اس وقت محکمے کی طرف سے یہاں کوئی بیٹھا ہوا بھی نہیں ہے کہ کوئی پرچی ہی بھجوا دیتا۔ میں اس کے علاوہ یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ اس چیز کے اوپر رولنگ دیں کیونکہ آئندہ سیشن میں acceptable جواب نہیں آئیں گے۔ اس پر کارروائی کی جائے چونکہ یہ acceptable جواب نہیں ہیں۔ ہمیں اس پر آپ کی طرف سے رولنگ چاہئے کہ اگر کوئی جواب غلط آئے تو اس پر یہ اسمبلی، یہ معزز ایوان کیا کرنا چاہتا ہے۔ میرا صرف یہ سوال ہے اور یہ جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں، میں نے اس پر already بات کر لی ہے کہ جنہوں نے بھی اس اسمبلی میں یہ غلط جواب دیئے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کے خلاف کارروائی کر کے next session میں اس ایوان کو بتائیں گے کہ انہوں نے کن کن لوگوں کے خلاف کیا کیا کارروائی کروائی ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پچھلے ایک گھنٹے سے proceeding چل رہی ہے اس میں چار سے زیادہ سوالوں کے غلط جواب دیئے گئے ہیں۔آپ نے ان کو کہااور انہوں نے بھی admit کر لیا، rule 61 کہتا ہے کہ جب اسمبلی کے floor پر غلط جواب دیئے جائیں گے تو اسے open discussion کے لئے رکھا جائے گا جس کے لئے دو دن کا notice دیا جائے گا۔آپ اس پر غور کریں کہ اسے discussion کے لئے in the next two days کب رکھا جا سکتا ہے ؟ اس پر کم از کم ایک سے دو گھنٹے discussion ہو کیونکہ محکمہ نے اتنے اہم مسائل پر غلط جواب دیئے ہیں۔ تمام ممبران چاہتے ہیں کہ ان کے حلقوں کے مسائل کو solve کیا جائے۔ مہینوں سے سوال گئے ہوئے ہیں لیکن ان کے غلط جواب آ رہے ہیں، یہ اگلے اجلاس میں آ کر کیا بتائیں گے ؟ میں نے آج تک یہاں پر جو غلط جواب سنے ان کے متعلق میں نے کبھی نہیں سنا کہ محکمے نے، منسٹر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کبھی آ کر دوبارہ بتایا ہو کہ ہم نے محکمے کے ساتھ یہ کیا ہے ؟ اگلے اجلاس تک تو سب بھول چکے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بات یہ ہے کہ میں نے ان کو already کہہ دیا ہے کہ جن سوالوں کے جواب غلط تھے یا جن کے جواب موصول نہیں ہوئے میں نے انہیں dispose of نہیں کیا بلکہ انہیں اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیا ہے۔آپ یہ confirm کریں کہ جو متعلقہ لوگ ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو گی اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس سلسلے میں next session میں اس ایوان کو جواب دیں گے۔ ہم آپ کو یہ confirm کریں گے کہ ہم پہلی بات ادھر سے start کریں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کو for the betterment of the people discussion کے لئے open کر دیں۔ میں یہ بات اپنے لئے، آپ کے لئے یا کسی اور کے لئے نہیں کر رہا بلکہ لوگوں کی بہتری کے لئے کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس دن محکمے کے متعلقہ لوگ بھی یہاں پر موجود ہوں گے۔ جن سوالوں کے جوابات نہیں آئے یا جن کے غلط جوابات دیئے گئے ہیں میں نے انہیں dispose of نہیں کیا بلکہ انہیں pending کر دیا ہے، ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی بھی ہو گی، وہ ادھر موجود بھی ہوں گے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب آ کر ایوان کو بتائیں گے کہ کن کن کے خلاف کارروائی کی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اسی اجلاس میں کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیا ہے لہذا آپ ذرا next session تک wait کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے rule 61 کا حوالہ دیا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ rule 61 کے مطابق رولنگ دی جائے اور محکمہ داخلہ پر discussion کے لئے time fix کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ rule 61(3) بھی دیکھ لیں، یہ میرا decision ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ میں نے یہ اختیار استعمال کرتے ہوئے اسے next session کے لئے pending کر دیا ہے۔ آپ next session تک wait کر لیں اور اگر آپ کسی سوال کے جواب سے satisfied نہیں ہیں تو وہ بھی بتا دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے مگر اس ایوان کے تقدس کا خیال بھی آپ ہی کو رکھنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے اس ایوان کے تقدس کا بالکل خیال ہے۔ آج میں نے یہاں پر جو کچھ دیکھا اس پر directions جاری کر دیں اور محکمہ تک یہ بات چلی گئی ہے۔ جن سوالوں کو pending کیا گیا ہے اگلے اجلاس میں ان کے ٹھیک جوابات دیئے جائیں گے اور انشاء اللہ محکمہ بھی یہاں پر موجود ہو گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہماری عزت بھی آپ نے کروانی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے آپ کی عزت بالکل عزیز ہے۔ یہ مقدس ایوان ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آج محکمہ داخلہ کے سوالات take up ہو رہے ہیں لیکن اس وقت آفیسرز گیلری میں ہوم سیکرٹری اور نہ ہی آئی جی پولیس موجود ہیں۔ کوئی seriousness نہیں، اس ایوان اور معزز ممبران کو کوئی اہمیت نہیں دے رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! ہمیں آپ کی عزت سب سے زیادہ عزیز ہے۔ آپ ذرا next session تک انتظار فرمالیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! next session تک تو یہ مسئلہ cool down ہو جائے گا۔ آج جو گرما گرمی ہے وہ cool down ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ گرما گرمی کو اسی طرح بحال رکھیں اور next session تک انتظار کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جب تک آپ ان کو کیفر کردار تک نہیں پہنچائیں گے اور کسی ایک محکمہ کے ذمہ دار کو سزا نہیں دیں گے تو اُس وقت تک یہ روش تبدیل نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس بارے میں بالکل فکر نہ کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! محکمہ داخلہ سے متعلق بحث کے لئے ایک دن fix کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں پہلے ہی اس پر decision دے چکا ہوں، اس پر بات کر چکا ہوں اور محکمہ کو warn کر چکا ہوں۔ میں نے ان سوالوں کو next session تک کے لئے pending کر دیا ہے لہذا اب آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ محکمہ داخلہ کے معاملات پر بحث کے لئے ایک دن fix کر دیں۔ آپ اس حوالے سے بے شک وزیر قانون کی رائے لے لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض کروں گا کہ اگر معاملات کو اسی طرح سے چلانا مقصود ہے کہ کسی بھی نئے معزز ممبر جسے بطور پارلیمانی سیکرٹری آفس ملا ہے ان کو ہم کام کرنے کا موقع نہ دیں یا اگر موقع ملا تو انہیں اس انداز سے لیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ وہ اپنے آفس یا معاملات کو بہتر انداز سے نہیں چلا سکتے تو یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔ اس طرح پھر چند معزز ممبران یا وزراء کے علاوہ کسی کو یہاں پر کوئی چیز سیکھنے یا اپنی ذمہ داری کو نبھانے کا موقع نہیں ملے گا۔ میں نے ذاتی طور پر تمام پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اور چیئرمین مجالس قائمہ کا اجلاس بلایا اور ان سے درخواست کی کہ آپ اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔ جب آپ ایک دو مرتبہ اپنی ذمہ داری کو نبھائیں گے تو پھر آہستہ آہستہ بہتری آتی جائے گی۔ یہ کوئی ایسی مشکل چیزیں نہیں کہ جو آدمی اس معزز ایوان میں پہنچا ہے وہ انہیں کر نہیں سکتا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے حزب اختلاف کے معزز ممبران اس معاملے میں تضحیک کا پہلو نہ نکالیں۔ میں نے آج کے دو تین سوالات دیکھے ہیں جن میں پوچھا گیا ہے کہ شہر میں تھانوں کی تعداد کتنی ہے، اتنے عرصے میں کتنی ڈکیتیاں ہوئی ہیں، ملزم کتنے گرفتار ہوئے اور ان سے جامہ تلاشی میں کیا کیا چیزیں برآمد ہوئی تھیں؟ اب اگر اس information میں کوئی کمی کوتاہی رہ جاتی ہے تو آپ اسے ضمنی سوال کے ذریعے یا دوبارہ سوال کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!اس مرتبہ rules amend کرنے کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ہم نے اس میں ایک دو تجاویز discuss کی ہیں۔ میں اس بارے میں قائد حزب اختلاف سے بھی بات کروں گا۔ایسے سوالات جو کہ صرف حلقہ،شہر یا ضلع کی حد تک focus ہوں انہیں unstarred considered کیا جائے۔ مثال کے طور پر اگر میں نے یہ سوال دیا ہے کہ میرے حلقے میں کتنی سڑکیں ہیں،ان سڑکوں کے اُوپر کتنی پُلیاں ہیں اور ان پُلیوں کو بنے ہوئے کتنا کتنا عرصہ ہو گیا ہے ؟یہ سوال صرف میرے حلقہ سے متعلق ہے۔اگر میں نے یہ پوچھا ہے کہ میرے حلقے میں کتنے تھانے ہیں اور ان تھانوں میں کس کس جُرم میں کون کون سا مقدمہ درج ہوا ہے ؟ایسے تمام سوالات کہ جن کا تعلق صرف اور صرف ایک مخصوص علاقے یا حلقے سے ہو تو انہیں جناب سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کے ماتحت ایک کمیٹی کو بھجوایا جائے اور وہ فیصلہ کرے کہ کون سے سوالات starred and unstarred ہیں۔وہ سوالات جو کہ صرف اور صرف ممبر کی information سے متعلق ہوں ان کا جواب حاصل کیا جائے اور ممبر کو unstarred question کے طور پر دے دیا جائے۔یہاں ایوان میں صرف وہ سوالات آئیں جن میں واقعی ایسی information مانگی گئی ہو یا ایسی policy discuss ہو رہی ہو کہ جس کا پورے صوبے،اس پورے محکمے یا اس کی performance سے تعلق ہو۔اگر قائد حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اختلاف بھی اس تجویز پر اپنی رضامندی ظاہر کر دیں تو پھر سوالات کے جوابات دو دو سال بعد نہیں آئیں گے۔اس سے ایک اجلاس میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اگلے اجلاس میں آ جایا کریں گے،سوالات میں پوچھی گئی information کا معیار بہتر ہو گا اور اس محکمہ کی performance discuss ہو سکے گی۔ہمارے rules میں کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ جنہیں ہمیں عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق amend کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر!دوسرا معزز ممبران حزب اختلاف نے امن وامان سے متعلق بحث کے لئے دن مقرر کرنے کی بات کی ہے۔پچھلے اجلاسوں میں امن وامان سے متعلق بحث کے لئے time fix کیا جاتا رہا ہے لیکن بحث ہو نہیں سکی۔اب میں اس کی وجوہات میں نہیں جاؤں گا کیونکہ اس پر پھر اعتراض آئے گا۔اس اجلاس میں ہم 17۔مارچ سے پہلے pre-budget discussion کروانا چاہتے ہیں۔اس کے فوراً بعد جس دن قائد حزب اختلاف حکم کریں گے تو امن وامان پر بحث کے لئے ایک یا دو دن fix کر دیئے جائیں گے۔جس دن بحث ہو گی اُس دن ہوم سیکرٹری،آئی جی پولیس اور باقی متعلقہ لوگ بھی موجود ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب!انہوں نے پارلیمانی سیکرٹری کے بارے میں کوئی بات نہیں کی البتہ محکمہ نے جو غلط جوابات دیئے ہیں ان سے متعلق اعتراضات اُٹھائے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ جب ہمیں ایک چیز مل ہی غلط رہی ہے تو پھر ہم کیا کریں؟ یہ جواب ہمیں acceptable نہیں ہے۔ معزز وزیر قانون نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی کمی بیشی ہو تو ضمنی سوال کر کے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اگر مجھے اعتماد ہی نہیں کہ سوال کا جواب ٹھیک ہے تو پھر میں اس پر ضمنی سوال کیا کروں گا؟ میں اپنے سوال کی حد تک کہوں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب on the floor of the House اس چیز کو admit کریں کہ یہ جواب غلط ہے اور آپ اس سوال کو pending کر دیں۔ میں نے آپ سے جو رولنگ مانگی ہے اس کے لئے میں آپ کا انتظار کروں گا اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اسی اجلاس میں یہ رولنگ دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میں نے پہلے ہی آپ کے سوال کو pending کر دیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! سردار وقاص حسن موکل صاحب نے کہا ہے کہ یہ جواب ہمیں acceptable نہیں ہے۔ ایسا کہنا مناسب نہیں اور اس طرح سے تو پھر کوئی بات بھی سرے نہیں چڑھے گی۔ باقاعدہ rules میں یہ چیز موجود ہے کہ اس ایوان یا جس معزز ممبر نے سوال کیا ہے اسے صحیح جواب دیا جائے اور یہ اس کا استحقاق ہے۔ اگر محکمہ نے غلط جواب دیا ہے تو اس کے اُوپر باقاعدہ تحریک استحقاق آ سکتی ہے۔ محکمہ کے خلاف استحقاق کمیٹی جو فیصلہ کرے گی اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اس میں متعلقہ سیکرٹری کو سزا ہو سکتی ہے اور اس کی سروس سے متعلق remarks بھی پاس ہو سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر جواب غلط ہے اور یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ محکمہ نے غلط جواب دیا ہے تو اس پر action لینے کا باقاعدہ ایک طریق کار ہے۔ یہ کہنا کہ آج یا کل کے جواب acceptable نہیں، تو پھر اس طرح سے کام آگے نہیں چلے گا۔ (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: Order please. Order in the House.

آپ سب حضرات تشریف رکھیں اور مجھے آگے چلنے دیں۔ مہربانی کریں اور مجھے آگے چلنے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہماری بات کا جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کا جواب already دے چکا ہوں اور اس سوال کو بھی pending کر دیا گیا ہے۔ اب سردار وقاص حسن موکل صاحب بیٹھ گئے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے خود admit کیا ہے کہ چار سوالات کے جوابات غلط آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! میں اس پر بات کر چکا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے خود admit کیا ہے کہ چار سوالات کے جوابات غلط ہیں تو پھر آپ اس چیز کا notice لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس پر already بات کر لی ہے۔ میرے خیال میں اب اس کو اگر آگے چلا لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ بڑا serious matter ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر resolution لے آئیں گے تو اس پر بات ہو جائے گی اور میں تو اس پر already کہہ چکا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس پر ہماری تحریک استحقاق بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! بے شک وہ آپ کا right بنتا ہے آپ تحریک استحقاق لے آئیں تو ہم اُس کو rules کے مطابق دیکھ لیں گے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہاں پر آپ سے ایک اور بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ ہمارے سیکرٹری اسمبلی کا کوئی حق نہیں بنتا کہ یہ اُٹھیں اور اس طرح اشارے کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احمد خان بھچر صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سیکرٹری اسمبلی کا کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ ہمیں dictate کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے آپ کو تو کچھ نہیں کہا۔ انہوں نے آپ سے کوئی بات کی ہے؟۔۔۔ نہیں نہیں، انہوں نے کوئی بات نہیں کی۔ (قطع کلامیاں)

چیمہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ senior parliamentarian ہیں آپ کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔ جی، جناب احمد خان بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 594 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: سال 2011 میں لوڈ شیڈنگ کے دوران احتجاج کرنے والے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کا اندراج اور وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود خارج نہ کرنے کا معاملہ

*594: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 04-07-11 لوڈ شیڈنگ کے احتجاج پر تھانہ صدر میانوالی میں پولیس کی طرف سے ایف آئی آر نمبر 437/11 کے نتیجے میں 50 سے 60 افراد کو نامزد کیا گیا اور تقریباً 6000 افراد کو ملوث کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ نے خود میانوالی کا دورہ کیا اور حکم دیا کہ مقدمہ خارج کر دیا جائے جس پر کمشنر سرگودھا ڈویژن نے ریجنل پولیس آفیسر سرگودھا کو مراسلہ مورخہ 31-12-11 بھیجا کہ مذکورہ ایف آئی آر کو واپس لیا جائے جس پر آئی جی پنجاب نے ہوم سیکرٹری پنجاب کو بذریعہ چٹھی نمبر legal-780-A/2009 لکھا کہ آپ کو پراسیکیوٹر جنرل پنجاب کے ذریعے مقدمہ مذکورہ ختم کرنے کی (Discretion) صوابدید ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود متعلقہ پولیس نے معززین شہر کی پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی ہے اور ان کو ہراساں کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت پنجاب مقدمہ مذکورہ کو فوری ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ):

(الف) 1½ ماہ قبل کچھ عناصر نے میانوالی میں ایک تنظیم تحریک حقوق میانوالی بنائی اور اس سلسلہ میں شرانگیز مہم برخلاف چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ شروع کر دی۔ اخباروں میں روزانہ

اشتہارات دینے شروع کر دیئے کہ اگر میانوالی کو لوڈشیڈنگ فری ضلع قرار نہ دیا گیا تو وہ چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ کی طرف لوگوں کو اکٹھا کر کے مارچ کریں گے اور پلانٹ کا کنٹرول حاصل کر کے اس کی سپلائی اسلام آباد سے منقطع کر دیں گے۔ یہ مسئلہ تمام افسران اور ضلع کے پولیٹیکل قائدین کے نوٹس میں لایا گیا اس تحریک کے قائدین سے بھی رابطہ کیا گیا ان کی میٹنگ RPO, Commissioner اور DCO سے کرائی گئی جس میں تمام قائدین کو معاملہ کی اہمیت اور احساسیت بتلائی گئی جس پر قائدین تحریک حاجی خورشید انور، فلک شیر عوامی، جناب احمد خان بھچر موجودہ ایم پی اے وغیرہ نے یقین دلایا کہ وہ پرامن احتجاج مورخہ 04-07-11 کو جہاز چوک پر کریں گے۔ مورخہ 11۔07۔04 کو 08:00 بجے صبح جہاز چوک پر دھرنا شروع ہوا اور 10:45 بجے تک پرامن رہا قائدین لاؤڈ سپیکر پر تقاریر کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ چشمہ کی جانب مارچ کرنے لگے تو ان کو DCO/DPO آفس کے قریب روکا گیا اور یاد دلایا گیا کہ انہوں نے چشمہ کی جانب نہ جانے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ پولیس کو روندتے ہوئے اور ہر ممکن طاقت استعمال کرتے ہوئے چل پڑے ان کو دوبارہ دتہ خیل چوک پر روکا گیا جہاں پر انہوں نے پولیس پر طاقت کا ستعمال کیا اور انسپکٹر محمد امیر اور دیگر پولیس افسران کو زخمی کیا تو ٹیئر گیس کے ذریعے شیلنگ کر کے انہیں منتشر کیا گیا۔ کچھ دیر بعد اطلاع ملی کہ شرکاء حسن چوک جو کہ چشمہ سے آدھے گھنٹے کے فاصلہ پر ہے پر اکٹھے ہو گئے ہیں اور چشمہ کی طرف جارہے ہیں اس جگہ پر ڈی سی او اور ڈی پی او میانوالی مع ملازمین پہنچ گئے اور ان کے قائدین سے بات چیت شروع کر دی شرکاء جلوس کو ان کے لیڈروں نے بھی آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر ان کی بھی کوئی بات نہ مانی اور چشمہ پاور پلانٹ کی جانب جانے پر بضد ہوئے تو ان کی قیادت غائب ہو گئی اور 5000/6000 شرپسندوں نے پولیس پر شدید پتھراؤ کر دیا۔ تو پولیس نے ٹیئر گیس کی شیلنگ شروع کر دی لیکن ان کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بے قابو ہو گئے۔ انہوں نے پولیس کے مختلف گروپوں کو ٹارچر کرنا شروع کر دیا اور انہیں قتل کرنے کی کوشش کی۔ ڈی سی او کو ڈنڈوں اور پتھروں سے شدید زخمی کیا اور انہیں زندہ جلانے کی کوشش کی۔ ڈی پی او میانوانی سے بھی دوسرے مقام پر یہی سلوک کیا گیا۔ ان دو افسران کے علاوہ دیگر 29 پولیس ملازمین شدید مضروب ہوئے۔ پولیس سے سرکاری پسٹل، تین کلاشنکوف، وائر لیس سیٹ، ٹیئر گیس گن اور انٹی رائٹ سامان چھین لیا گیا۔ ملزمان

نے چھینے ہوئے اسلحہ سے سیدھی فائرنگ کی جس کی وجہ سے آٹھ افراد زخمی ہوئے جن میں ایک فائر لگنے سے اور دوسرے کی حبس ہونے کی وجہ سے موت ہوئی۔ شرکاء جلوس نے پولیس کی گاڑی نمبر5455/MIB مکمل جلا دی جبکہ مزید4 گاڑیوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ جلوس کی قیادت 25لیڈروں نے کی جن کے ہمراہ42 شریک جرم تھے جن کے پاس اسلحہ بھی تھا اور پولیس پر فائرنگ بھی کی اور پولیس نے جان بچانے کے لئے واپسی ہوائی فائرنگ کی اور اس کے علاوہ5000/6000 شرکاء جلوس نے قانون کی خلاف ورزی کی اور پولیس افسران کو مضروب کیا اور سرکاری اسلحہ اور دیگر سامان اس کی تفصیل اوپر آچکی ہے چھین لیا چنانچہ مقدمہ نمبر39/2011 بجرم/149/342/148/353/186/324 /395/436/440 ت پ 16 MPO اور ATA 7 تھانہ صدر میانوالی درج کیا گیا۔ سات ملزمان گرفتار ہو کر حوالات جوڈیشل ہوئے۔ دوران تفتیش یہ بات ثابت ہوئی کہ سرکاری اسلحہ چھین کر سیدھی فائرنگ کی گئی جس سے ایک شرکاء جلوس مہر خان فوت ہو گیا۔ دوران تفتیش گرفتار شدہ ملزمان سے دوعدد کلاشنکوف مع میگزین، پمفلٹ اور موبائل فون وغیرہ برآمد ہوئے جس پر دفعہ412ت پ ایزاد کیا گیا۔ مقدمہ کی تفتیش میرٹ پر کی جارہی ہے اور جرم302 ت پ کا اطلاق بھی کیا گیا ہے۔ وقوعہ ہذا کی جوڈیشل انکوائری سیشن جج صاحب بھکر نے کی جنھوں نے بھی پولیس ایکشن کو درست قرار دیا۔ دوران تفتیش مقامی پولیس کل88 ملزمان میں سے سات کس رانا ادریس، فلک شیر، سردار بہادر عرف بابر خان ،علی شاہ ،زین اللہ،اقبال اور ہارون ناصر گرفتار ہوئے جبکہ تین کس فوت ہو گئے اور PO69 ہوئے۔ خورشید انور اور محمد افضل قائدین تحریک مفرور ہوئے جو بعد میں گنہگار ہو کر اشتہاری ہو گئے۔ نامکمل چالان داخل عدالت ATA کورٹ سرگودھا ہوا۔ بعد ازاں محمد افضل ملزم کی درخواست پر مقدمہ کی تفتیش SSP،RIB گوجرانوالہ کے سپرد ہوئی۔ اس ٹیم میں مسٹر ادریس SSP,CTD، مسٹر ہمایوں مسعود SSP سپیشل برانچ اور مسٹر رانا جاوید اقبال ایس پی انوسٹی گیشن گجرات تھے۔ جس کے بعد مقدمہ کی دوسری تفتیش آئی جی پنجاب صاحب کے حکم سے بخت بابر ایس پی انوسٹی گیشن لاہور، مسٹر سہیل سکھیرا ایس ایس پی آپریشنز، جماعت علی SP,CRO نے کی جنھوں نے33 کس ملزمان بشمول خورشید انور، محمد افضل اور جناب احمد خان بھچر موجودہ ایم پی اے کو بے گناہ کر دیا۔ کچھ ملزمان نے عدالت

سے ضمانتیں کرالیں اور شامل تفتیش ہوئے اس طرح کل 28 ملزمان گرفتار ہو کر چالان ہیں۔ 55 اشتہاری ہیں جبکہ تین ملزمان فوت ہو گئے ہیں اور مقدمہ زیر سماعت ATA کورٹ سرگودھا ہے تاہم ان اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کے لئے سر دست کوئی ریڈ نہ کیا جا رہا ہے۔

(ب) اس حد تک درست ہے کہ سابقا وزیراعلیٰ پنجاب نے میانوالی کے دورہ کے دوران مقدمہ واپسی کا کمشنر سرگودھا ڈویژن کو زبانی حکم دیا تھا جنہوں نے چٹھی نمبر GB/5666 مورخہ 11-12-31 جناب آر پی او سرگودھا کو جاری کی جنہوں نے جناب آئی جی پنجاب صاحب کے ساتھ معاملہ اٹھایا اور پھر دوبارہ لیٹر نمبر 69/C مورخہ 12-01-02 کمشنر صاحب کو لکھا جنہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر نمبر S-642-63(2009)/401/GB مورخہ 11-02-02 مقدمہ کی واپسی کے لئے لکھا مگر ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کوئی عمل نہ کیا اور نہ ہی پراسیکیوٹر جنرل پنجاب نے کوئی ہدایت مقدمہ واپس لینے کے متعلق کی ملزم فلک شیر وغیرہ نے رٹ پٹیشن نمبر 2078/2013 سیکرٹری ہوم ڈیپارٹمنٹ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں دائر کی۔ جس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ نے کومینٹس جمع کرائے ہیں۔ پولیس کو مقدمہ واپس لینے کا کوئی اختیار نہ ہے یہ کام پراسیکیوشن برانچ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کر سکتے ہیں اور ابھی تک اس بارے میں کوئی حکم برائے واپسی مقدمہ موصول نہ ہوا ہے اور نہ ہی پراسیکیوٹر جنرل پنجاب نے اپنے متعلقہ پراسیکیوٹر کو مقدمہ واپس لینے کی کوئی ہدایات جاری کی ہیں۔

(ج) پولیس نہ تو کسی شخص کو ہراساں کر رہی ہے اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں لائی ہے۔ مقامی پولیس نے صرف 7 کس ملزمان کو گرفتار کیا تھا اور اس کے بعد کسی کو ہراساں نہ کیا ہے۔ 21 کس ملزمان نے خود ضمانتیں ATA کورٹ سے کرالی تھیں جن کو رسمی طور پر گرفتار کیا گیا۔

(د) ہاں! مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت پنجاب مقدمہ مذکورہ کو فوری ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ بڑا حساس سا معاملہ ہے اگر آپ اس سوال کے جواب کے جز(الف) میں جائیں تو انہوں نے اس میں ایک تو مجھے اُدھر موقع پر موجود کر دیا ہے جبکہ میں تو موقع پر موجود ہی نہیں تھا میں اُس دن لاہور میں تھا۔ پولیس نے اپنی تفتیش میں بھی یہی لکھا ہے کہ احمد خان بھچر اُس دن میانوالی میں موجود نہیں تھے یہ لاہور میں موجود تھے۔ انہوں نے میرے اوپر

ایف آئی آر تو درج کرائی تھی لیکن وہ ایف آئی آر جس وجہ سے بھی درج ہوئی اور یہ آپ کو جو جواب دے رہے ہیں اُس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ احمد خان بھچر اُدھر موجود تھا۔ چلیں، یہاں پر وزیر قانون صاحب بھی بیٹھے ہیں اور آپ خود بھی اس معاملہ کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں خود admit کیا ہے کہ یہ درست ہے کہ سابقاوزیراعلیٰ پنجاب نے میانوالی کے دورہ کے دوران مقدمہ واپسی کی بابت کمشنر سرگودھا ڈویژن کو زبانی حکم دیا تھا۔ جواب میں یہ admit کیا گیا ہے کہ سابقاوزیراعلیٰ جو اس وقت موجودہ وزیراعلیٰ بھی ہیں انہوں نے زبانی حکم دیا تھا کہ اس ایف آئی آر کو within public interest واپس لیا جائے۔

جناب سپیکر! جس دن یہ واقعہ ہوا تھا تو ملک ندیم کامران صاحب اُس وقت بھی منسٹر تھے اور وہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں یہ خود واقعہ کے دوسرے دن تشریف لے گئے تھے اور انہوں نے وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے یہی بات اُدھر کہی تھی کہ وزیراعلیٰ صاحب کا حکم ہے تو ہم اس ایف آئی آر کو واپس کریں گے۔ پھر وزیراعلیٰ صاحب وہاں پر خود تشریف لے گئے تو انہوں نے خود حکم دیا۔ آج کے دن تک وہاں پر چھ ہزار آدمی anti-terrorist court میں دھکے کھا رہے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ حلفاً بیان کر رہا ہوں کہ اس رپورٹ میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ وہاں پر مسلم لیگ (ن) کے اس وقت کے صدر بھی اس ایف آئی آر میں نامزد کئے گئے ہیں، وہاں کے سابقا تحصیل ناظمین، مسلم لیگ (ن)، پی ٹی آئی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام عہدیداران، senior citizens اور آپ کی امن کمیٹیوں کے ممبران کو بھی اس ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا ہے۔ وہ لوگ آج بھی anti-terrorist court میں تاریخیں بھگت رہے ہیں اور جب وہ لوگ میانوالی سے آتے ہیں تو تین چار گاڑیاں بھر کر لے آتے ہیں۔ اگر آپ میانوالی جائیں تو اُدھر صرف دو ایم این ایز کی سیٹیں ہیں اُدھر تو چھ ہزار گھر نہیں بنتا تو اُدھر چھ ہزار بندہ کہاں سے آ گیا؟ اُدھر تمام میڈیا بھی موجود تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ وزیراعلیٰ صاحب نے جو زبانی حکم دیا تھا کہ اس ایف آئی آر کو واپس کیا جائے تو مجھے اُس حکم کا status بتا دیا جائے کہ اگر صوبے کے وزیراعلیٰ زبانی طور پر publicly ایک حکم دے کر آتے ہیں تو اُس کو follow کیا جا سکتا ہے یا نہیں کیا جا سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر جز (د) پڑھیں تو اُس میں لکھا ہوا ہے کہ "ہاں مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت پنجاب مقدمہ مذکورہ کو فوری ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔" اس سے یہی مراد ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی جو ہدایات تھیں اُن کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔ سیشن جج بھی اس مقدمہ کی انکوائری کر چکے ہیں اور یہ مقدمہ عدالت میں undertrial ہے۔ اس مقدمہ میں کچھ ملزمان گنہگار پائے گئے ہیں اور کچھ بے گناہ ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات کی روشنی میں ایک ماہ کے اندر اندر اس پر عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ بڑا حساس معاملہ ہے۔ 5/6 ہزار بندوں پر اُدھر Anti-Terrorist Court میں کیس چل رہا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اُس دن within public interest اس ایف آئی آر کو واپس کرنے کا حکم دیا تھا اور یہ اُس بات کو مان بھی چکے ہیں۔ اس وقت بھی عدالت میں وہ مقدمہ چل رہا ہے اور اس مقدمہ کی فریق حکومت پنجاب ہے۔ میں اُس مقدمہ کا status پوچھنا چاہتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جواب کے جزہائے (ب، ج اور د) کو پڑھا ہے تو جناب احمد خان بھچر صاحب میرے پاس چیمبر میں آ جائیں۔ کل تو سپیشل اجلاس ہے تو میں next week میں اس معاملہ کو دیکھ لیتا ہوں جس آپ کو بھی، آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو اور جناب احمد خان بھچر صاحب کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ یہ مقدمہ واقعی واپس ہونا چاہئے۔ میں Secretary Prosecution کو بلا کر اُن کے ساتھ میٹنگ کر کے اس مقدمہ کو انشاء اللہ ختم کرا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع فیصل آباد: تھانہ بلوچنی میں ڈکیتی کے مقدمات کی تفصیلات

*57: جناب اعجاز خان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ بلوچنی ضلع فیصل آباد میں یکم جنوری 2009 سے یکم جنوری 2013 تک ڈکیتی کے کتنے پرچے درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ کتنے پرچہ جات میں ڈکیتی کا سامان برآمد ہوا ہے، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں ان ملزمان کو کب تک گرفتار کیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2009 سے یکم جنوری 2013 کے عرصہ میں کل 37 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں سے 25 مقدمات چالان، 2 مقدمات خارج جبکہ 10 مقدمات عدم پتا ہوئے۔

(ب) 25 چالان شدہ مقدمات میں 6028400 روپے کا مال برآمد ہوا۔ 151 ملزمان گرفتار ہوئے، 77 نامعلوم ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے ان ملزمان کو جلد ٹریس کر کے گرفتار کیا جائے گا۔

راولپنڈی: تھانہ صدر میں ڈکیتی کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*265: جناب اعجاز خان: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔12 تھانہ صدر راولپنڈی میں 2008 سے 2013 تک ڈکیتی کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا، کتنے ملزمان مفرور ہیں اور حکومت ان مفرور ملزمان کو پکڑنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) گرفتار ملزمان سے کتنا سامان یا نقدی درآمد کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔12 تھانہ صدر بیرونی راولپنڈی میں 2008 سے 13-07-15 تک ڈکیتی کے کل 20 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں54 ملزمان کو گرفتار کیا گیا جبکہ 37 ملزمان مفرور / عدم گرفتار ہیں۔ مفرور / عدم گرفتار ملزمان کی گرفتاری کے لئے ایس ایچ او تھانہ صدر بیرونی کی نگرانی میں خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی ہے جسے ہدایت ہوئی ہے کہ مفرور / عدم گرفتار ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

(ج) گرفتار ملزمان سے کل-/12528600روپے مالیت کا سامان / نقدی برآمد کی گئی ہے۔

ضلع ملتان: تھانہ جات میں سٹافstrengthکے مطابق مہیا کرنے کی تفصیلات

*279:جناب جاوید اختر:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ملتان کے تھانہ جات میں سٹاف ان کیstrengthکے مطابق ہے،اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت پنجاب اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے مذکورہ سٹاف ان کی strengthکے مطابق فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان تھانہ جات میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ہذا کے بیشتر تھانہ جات پر بمطابقstrengthتعینات ہے جن تھانہ جات پر کمی ہے وہاں پر موجود وسائل سے کمی پوری کی جارہی ہے۔سٹاف کی کمی کی ذیل وجوہات ہیں۔

1. جس شرح سے آبادی / جرائم میں اضافہ ہوا ہے اس شرح سے پولیس کیstrengthمیں اضافہ نہ ہوا ہے۔

2. دہشت گردی کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر شخصیات، ہٹ لسٹ افراد اور اہم تنصیبات پر نفری تعینات کی گئی ہے۔

(ب) متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔

(ج) تھانہ جات میں نفری کی کمی جرائم کی شرح میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

ضلع ملتان: تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*280: جناب جاوید اختر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ملتان میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) پی پی۔195 ملتان میں کل کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ کے کتنے تھانہ جات سرکاری عمارات میں ہیں اور کتنے کرایہ کی عمارات میں ہیں اور ان کے کرایہ جات کی مد میں کتنی رقم ماہانہ ادا کی جاتی ہے؟

(د) کیا حکومت پنجاب ان تھانہ جات کو سرکاری عمارات بنا کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ملتان میں کل 31 تھانہ جات ہیں۔

(ب) پی پی۔195 ملتان میں کل پانچ تھانہ جات ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے تین تھانہ جات سرکاری عمارت میں ہیں اور دو تھانہ جات کرایہ کی عمارت میں ہیں اور ان کے کرایہ جات کی مد میں-/45500 رقم ماہانہ ادا کی جاتی ہے۔

(د) متعلقہ صوبائی حکومت ہے۔

ضلع لاہور: پولیس سٹیشنز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*338: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے پولیس سٹیشنز اور پولیس چوکیاں ہیں اور ان میں کتنی پولیس نفری موجود ہے، مکمل فہرست ایوان میں فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ضلع لاہور میں پولیس نفری مکمل ہے یا کم ہے، ہر پولیس سٹیشن کے مطابق کمی کی نشاندہی کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں کل 83 پولیس سٹیشن اور 13 پولیس پوسٹ قائم ہیں جہاں پر کل نفری انسپکٹر 51، سب انسپکٹر 405، اے ایس آئی 565، ہیڈ کانسٹیبل 878، کانسٹیبل 6088 تعینات ہیں۔ تھانہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہذا کی منظوری نفری ذیل ہے:

نوعیت	FC	HC	ASI	SI	INSP
منظوری نفری	20302	3117	1898	1308	200
موجودہ نفری	20002	3087	2068	1283	274
کمی نفری	-300	-30	+170	-25	+74

لاہور: کرکٹ میچ پر جواء لگانے والوں کے خلاف کارروائی ودیگر تفصیلات

*351: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کرکٹ میچوں پر جواء کرنے والے (بک میکر) Books چلاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بکیے ٹیلی فون پر جوئے پر لگائی جانے والی رقم کی بکنگ کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کے اہلکاران و افسران اس مکروہ دھندے میں بکیوں کی معاونت کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے کرپٹ عناصر کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے گزشتہ تین سال میں جن اہلکاران و افسران کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، ان سے متعلق مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے 2012 سے اب تک بکیوں اور ان کے ایجنٹوں کے خلاف کیا کیا کارروائی کی اگر کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) ڈویژن ہائے لاہور میں کوئی بھی پولیس افسر یا ملازم اس مکروہ دھندہ میں بکیوں کی معاونت نہ کرتا ہے۔

(د) لاہور کی ڈویژن ہائے کینٹ ڈویژن میں 24 مقدمات، اقبال ٹاؤن میں 25 مقدمات، ماڈل ٹاؤن میں 26 مقدمات، سول لائنز میں 31 مقدمات، صدر میں 23 مقدمات اور سٹی ڈویژن میں 204 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔ اگر کوئی ایسا فعل کرتا ہوا پایا گیا تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

شیخوپورہ: تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*484: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔166 شیخوپورہ میں کتنے تھانہ جات ہیں، ان میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کاروائیاں چل رہی ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز ہیں، ان کے نام، پتا اور عہدہ سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔166 شیخوپورہ میں کل 04 تھانہ جات

1۔ تھانہ ہاؤسنگ کالونی

2۔ تھانہ صدر شیخوپورہ

3۔ تھانہ بھکھی

4۔ تھانہ صدر مرید کے ہیں ان تھانہ جات میں تعینات عملہ کے نام عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیلی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں سے جن ملازمین کے خلاف اس وقت محکمانہ اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام نمبر	عہدہ	جائے تعیناتی	نوعیت
1	مظہر حسین 447/SKP	ASI	تھانہ صدر شیخوپورہ	فوجداری مقدمہ میں ملوث ہونے کی بناء پر
2	مقبول احمد 1425/SKP	ASI	تھانہ بھکھی	فوجداری مقدمہ میں ملوث ہونے کی بناء پر

مذکوران کے خلاف تھانہ خانقاہ ڈوگراں میں فوجداری مقدمہ درج ہونے کی بناء پر محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

(ج) ان تھانہ جات میں سے جن ملازمین کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز درج ہوئے ان کے نام، جائے تعیناتی اور عہدہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام نمبر	جائے تعیناتی	عہدہ
1	سمیع اللہ GL/399	SHO ہاؤسنگ کالونی	انسپکٹر BS-16
2	جاوید اختر SA/319	بھکھی	SI BS-14

ہر دو افسران کے خلاف انٹی کرپشن کے کیسز درج ہوئے لیکن الزام ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مقدمات ختم ہو چکے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ:ڈکیتی کی وارداتیں و دیگر تفصیلات

*485:جناب فیضان خالد ورک:کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یکم جنوری2012 سے 31۔ مئی2013 تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی، تھانہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے اشتہاری مذکورہ عرصہ میں گرفتار ہوئے اور کتنے اب تک مفرور ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) روز بروز بڑھتی ہوئی ڈکیتیوں کو روکنے اور اشتہاریوں کے خلاف مؤثر کارروائی کے ضمن میں محکمہ پولیس نے کونسے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں یکم جنوری2012 سے 31۔ مئی2013 تک ڈکیتی کی جتنی وارداتیں ہوئیں ان کی تھانہ وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام تھانہ	رپورٹ	چالان	عدم پتا	خارج	زیر تفتیش
1	سٹی اے ڈویژن	14	07	03	02	02
2	سٹی بی ڈویژن	10	03	04	01	02
3	ہاؤسنگ کالونی	21	12	05	-	04
4	سٹی فاروق آباد	-	-	-	-	-
5	صدر فاروق آباد	10	02	01	-	07
6	بھکھی	32	15	05	02	10
7	صدر شیخوپورہ	18	09	03	01	05
8	صفدر آباد	08	03	02		03
9	خانقاہ ڈوگراں	09	09	-	-	-
10	مانانوالہ	12	03	06	-	03
11	فیروزوالہ	10	04	04	02	-
12	شرقپور	29	10	11	01	07
13	فیکٹری ایریا	29	14	04	03	08
14	سٹی مریدکے	14	08	02	02	02

15	صدر مرید کے	34	19	09	02	04
16	نارنگ	05	03	02	-	-
17	کل میزان	255	121	61	16	57

(ب) مذکورہ عرصہ میں جتنے اشتہاری گرفتار ہوئے اور جتنے مفرور ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرفتار	بقایاPO
372	217

(ج) ڈکیتیوں کی روک تھام اور اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے ایس ایچ اوز / ایس ڈی پی اوز ضلع ہذا کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اور ضلع بھر میں مجرمان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے خصوصی مہم مورخہ 26-07-2013 سے شروع ہو چکی ہے اور اس مہم کے دوران سنگین مقدمات کے کل 88 مجرمان اشتہاری گرفتار کئے جا چکے ہیں۔مزید برآں ضلع بھر میں مخبر خاص مقرر کئے گئے ہیں جن کی اطلاع پر فوری ریڈ کیا جاتا ہے۔ باقی مجرمان کو بھی جلد از جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔ ایسے مجرمان اشتہاری جو کافی مقدمات میں پولیس کو مطلوب ہوتے ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے ان کے سر کی قیمت مقرر کروائی جاتی ہے مزید برآں دہشت گردی، فرقہ واریت اور دیگر سنگین وارداتوں میں ملوث مجرمان اشتہاری کے نام بلیک بک (black book) میں شائع کروا کر خصوصی ٹیمیں تشکیل دے کر ان کو مجرمان کی گرفتاری کا ٹاسک دیا جاتا ہے ہر ڈکیتی کے مقدمہ میں ملوث ملزمان کے خاکے جاری کروائے جاتے ہیں اور وہ پنجاب کے تمام اضلاع میں بھجوائے جاتے ہیں۔مزید برآں گزٹ انکشاف جرائم بھی جاری کر کے پنجاب کے اضلاع میں بھجوائے جاتے ہیں مجرمان اشتہاری کی معلومات کا تبادلہ ہر ضلع کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ بین الاضلاعی میٹنگ کا انعقاد کر کے گینگ Po's سابقا ریکارڈ یافتگان کی تفصیلات کا تبادلہ کر کے ان کے خلاف خصوصی مہم شروع کروائی جاتی ہے جائے واردات سے ملنے والی شہادتیں خصوصاً فنگر پرنٹ، فٹ پرنٹ یا دیگر شہادت کو فوری طور پر بذریعہ فوٹو گرافی محفوظ کر کے ریکارڈ کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ فنگر پرنٹ کی مدد سے PAFIS کے ذریعے نیشنل کرائسیس مینجمنٹ سسٹم (NCMC) اور NADRA سے معلومات حاصل کر کے ملزمان / مجرمان اشتہاری تک رسائی کو ممکن بنایا جاتا ہے۔

جھنگ: تھانہ صدر و سٹی کے ایس ایچ اوز کو وزیر اعلیٰ
کی جانب سے مارک کی گئی درخواستوں کی تفصیلات

*570: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) تھانہ جھنگ صدر و سٹی کو مئی 2013 کے دوران وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ پنجاب کی جانب سے قبضہ گروپوں سے غریب لوگوں کی دادرسی کے لئے کتنی درخواستیں / ڈی او لیٹرز موصول ہوئے؟
(ب) ان میں سے کتنے ڈی او لیٹرز پر کارروائی کی گئی، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ج) ان قبضہ گروپوں کے لوگوں کے خلاف ایس ایچ اوز نے کیا کارروائی کی اور کتنی درخواستیں ایسی ہیں جن پر ابھی تک عملدرآمد نہیں کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟
(د) کیا ڈی پی او جھنگ ان قبضہ گروپس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کوئی سپیشل ٹاسک فورس بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ شریف لوگوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے والوں کے خلاف تسلسل سے کارروائی کی جا سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) مئی 2013 کے دوران صدر جھنگ و سٹی میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے کوئی درخواست بابت قبضہ گروپ موصول نہ ہوئی ہے۔
(ب) مئی 2013 کے دوران تھانہ صدر جھنگ و سٹی وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے کوئی ڈی او لیٹر بابت قبضہ گروپ موصول نہ ہوا ہے۔
(ج) مئی 2013 کے دوران تھانہ صدر جھنگ و سٹی میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے کوئی درخواست بابت قبضہ گروپ موصول نہ ہوئی ہے جس پر ایس ایچ او کارروائی عمل میں لاتے؟
(د) ضلع ہذا میں ڈی ایس پی / ایس ڈی پی اوز صاحبان کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے وہ اپنے اپنے سرکل میں ایک سپیشل ٹاسک فورس تشکیل دیں جو قبضہ گروپ کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائیں تاہم مزید اس بارے میں ایس ایچ اوز صاحبان کو بھی سختی سے ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ: مندرانوالہ گاؤں کو سٹی تھانہ میں شامل کرنے کی تفصیلات

*645: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مندرانوالہ گاؤں ڈسکہ شہر ضلع سیالکوٹ سے محض ½1 کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے جبکہ مندرانوالہ 20 کلو میٹر کے فاصلے پر تھانہ صدر ڈسکہ سے منسلک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 20 کلو میٹر دور تھانہ واقع ہونے کی وجہ سے پولیس کا گشت کا نظام ناممکن ہے اور عوام کو 20 کلو میٹر کے فاصلہ پر جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مندرانوالہ گاؤں کو ڈسکہ سٹی تھانہ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ مندرانوالہ گاؤں ڈسکہ شہر کے قریب واقع ہے اور تھانہ صدر ڈسکہ سے قریب 20 کلو میٹر کی دُوری پر واقع ہے۔

(ب) تھانہ سے دور ہونے کے باوجود مؤثر گشت کا نظام موجود ہے مندرانوالہ میں تھانہ صدر ڈسکہ کی موبائل ہمہ وقت گشت کرتی ہے اس کے علاوہ UC Squad بھی برائے گشت موجود ہوتی ہے۔

(ج) اس ضمن میں اہلیان مندرانوالہ نے کبھی درخواست نہیں دی اگر یہ تھانہ سٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو اپنی request دیں اس پر رپورٹ لے کر اس پر عمل ہو سکتا ہے۔

فیصل آباد: تھانہ گڑھ میں مقدمات کا اندراج ودیگر تفصیلات

*667: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ گڑھ (فیصل آباد) پی پی۔58 میں کتنے مقدمہ جات یکم جنوری 2013 سے آج تک کن کن دفعات کے تحت درج ہوئے ہیں؟

(ب) ان مقدمات میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے اور کتنے مفرور ہیں؟

(ج) کس کس مقدمہ کی تفتیش کے دوران کون کون سے ملزم / افراد پولیس تشدد سے ہلاک ہوئے ہیں، ان کے نام وپتاجات کیا ہیں؟

(د) کیا پولیس تشدد سے ہلاک ہونے والوں کی تحقیقات کروائی گئی ہیں اور کس کس پولیس ملازم کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے اور ان کو کیا کیا سزا دی گئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تھانہ گڑھ حلقہ پی پی۔58 میں مورخہ 2013-01-01 تا 2013-07-31 تک کل 249 مقدمات درج ہوئے جن میں سے 173 مقدمات چالان، 43 مقدمات خارج، 7 مقدمات عدم پتا اور 26 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(ب) ان مقدمات میں 483 ملزمان ملوث پائے گئے جن میں سے 358 ملزمان گرفتار اور 125 ملزمان کی گرفتاری بقایا چلی آ رہی ہے۔

(ج) دوران تفتیش کوئی بھی ملزم پولیس تشدد سے ہلاک یا زخمی نہ ہوا ہے۔

(د) دوران تفتیش کوئی ملزم ہلاک یا زخمی ہوا ہے اور نہ ہی کوئی انکوائری ہوئی ہے۔

پولیس رولز میں ترمیم و دیگر تفصیلات

*734: قاضی احمد سعید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2002 میں پولیس رولز میں ترمیم کی گئی، جس کے تحت تفتیش کا عمل اتنا پیچیدہ کر دیا گیا کہ جس کے لئے پنجاب کے لئے صرف ایک ایڈیشنل آئی جی مقرر کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دور دراز سے آنے والے لوگوں کو اپنی تفتیش تبدیل کروانے کے لئے لاہور آنا پڑتا ہے اور وہ ایڈیشنل آئی جی کے دفتر کے چکر لگا لگا کر تھک جاتے ہیں، وقت اور پیسہ الگ ضائع ہوتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اپنے وعدہ کے مطابق پولیس آرڈر 2002 کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ 2002 میں پولیس رولز میں ترمیم بذریعہ پولیس آرڈر 2002 کی گئی تاکہ بار بار تبدیلی تفتیش کے عمل کو روک کر صرف دو دفعہ تبدیلی تفتیش ہو سکے جس سے لوگوں کو جلد انصاف میسر آئے اور اس کے لئے پہلی تبدیلی تفتیش کے لئے ایڈیشنل

آئی انوسٹی گیشن برانچ پنجاب اور دوسری کے لئے آئی جی پنجاب کو حکم جاری کرنے کا اختیار دیا گیا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تبدیلی تفتیش کے عمل کے دوران لوگوں کو کافی مشکل پیش آتی تھی کیونکہ پہلی تبدیلی تفتیش کے لئے درخواست دہندہ کو ایڈیشنل آئی جی کے دفتر میں درخواست دینی پڑتی تھی جس کے بعد ایڈیشنل آئی جی آرٹیکل 18(6) کے تحت متعلقہ ضلع کے ڈی پی او کو بورڈ کے لئے لکھتا تھا۔ اس کے بعد بورڈ کی ریکمنڈیشن کے مطابق تبدیلی تفتیش کے آرڈر ایڈیشنل آئی جی ہی جاری کرتا تھا۔ اس طرح لوگوں کو خاصی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

(ج) جی ہاں! حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق عمل پیرا ہونے کے لئے مورخہ 13۔07۔24 کو پولیس آرڈر 2002 کا ترمیم آرڈیننس گورنر پنجاب نے جاری کیا جس کے مطابق پہلی تبدیلی تفتیش کا اختیار ڈی پی او، دوسری تبدیلی تفتیش کا اختیار ڈی پی او اور تیسری تبدیلی تفتیش کا اختیار آئی جی پولیس پنجاب کو تفویض کیا گیا تاکہ عوام کی مشکلات و شکایات کا ازالہ ضلع کی حد تک ہو سکے اور انہیں ہر مسئلہ کے لئے لاہور نہ آنا پڑے۔ ترمیمی آرڈیننس 2013 برائے منظوری معزز ممبران پنجاب اسمبلی جلد ہی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

سرگودھا: تھانہ جات میں مقدمات کے اندراج کی تفصیلات

*778: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔32 سرگودھا میں مورخہ 13۔05۔11 سے اب تک تمام تھانہ جات میں کس نوعیت کے مقدمات درج کئے گئے ہیں، ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) جز (الف) میں پوچھی گئی تفصیلات کے مطابق درج شدہ مقدمات کی تفتیش کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔32 میں مورخہ 13۔05۔11 تا 13۔08۔20 کے دوران جو مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تفصیل ہیڈوار ذیل ہے۔

قتل	اقدام قتل	ضرر	زنا	365/B	496/A
15	13	57	4	14	8

354ت پ	365ت پ	320ت پ	489/F
9	7	5	23

506ت پ	ڈکیتی	راہزنی	382ت پ	نقب زنی	سرقہ عام
10	5	35	4	11	27

سرقہ موٹر سائیکل	سرقہ کار	سرقہ مویشی	اسلحہ	منشیات	متفرق
9	1	29	45	72	151

(ب) حلقہ پی پی۔32میں مورخہ 13۔05۔11تا 13۔08۔20کے دوران کل554مقدمات درج ہوئے اور جن میں سے 417مقدمات یکسوء ہو چکے ہیں جبکہ 137پینڈنگ ہیں جو بھی جلد از جلد یکسو کیۓ جائیں گے۔

فیصل آباد۔ تھانہ جات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*853: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) فیصل آباد شہر میں کتنے تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات میں سے کس کس کی عمارت اپنی ہے اور کس کے پاس کرایہ کی عمارت ہے؟

(ج) کس کس تھانہ کی عمارت کی حالت انتہائی مخدوش ہے ان کے نام بتائیں؟

(د) کیا حکومت جن تھانہ جات کی عمارات مخدوش ہیں اور جن کی عمارت کرایہ کی ہے ان کی اپنی عمارتیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) فیصل آباد میں تھانہ جات کی کل تعداد 40ہے۔

(ب) ان تھانہ جات میں سے 37 تھانہ جات کی عمارت اپنی ہے اور 3 تھانہ جات کی عمارت کرایہ کی ہے۔

(ج) سمن آباد،ساندل بار، روڈالہ روڈ، سٹی تاندلیانوالہ، کھرڑیانوالہ، بلوچنی، ساہیانوالہ، مریدوالا، ترکھانی، رضا آباد، سول لائن، جھنگ بازار، ملت ٹاؤن کل 13 تھانہ جات ہیں جن کی عمارت کی حالت انتہائی مخدوش ہے۔

(د) ہاں! حکومت جن تھانہ جات کی عمارات مخدوش ہیں اور جن کی عمارات کرایہ کی ہیں ان کی عمارتیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام 14۔2013 کے تحت پولیس سٹیشن ریل بازار فیصل آباد اور پولیس سٹیشنوں ڈجکوٹ کی بلڈنگز زیر تعمیر ہیں۔

لاہور:شیشہ نوشی کااستعمال ودیگر تفصیلات

*1046: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور میں حقہ کیفے میں نوجوان نسل میں شیشہ (منشیات)کااستعمال تیزی سے بڑھ رہاہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور میں حقہ کیفے میں شیشہ منشیات فروخت کرنے والوں اور پینےوالوں کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ نوجوان نسل میں شیشہ (منشیات)کااستعمال تیزی سے بڑھ رہاہے۔

(ب) رواں سال شیشہ نوشی اور شیشہ کیفے چلانے والوں کے خلاف صدر ڈویژن میں 11 مقدمات، کینٹ ڈویژن میں 14 مقدمات،اقبال ٹاؤن ڈیژن میں13 مقدمات، ماڈل ٹاؤن ڈویژن میں73 مقدمات، سول لائن ڈویژن میں12 مقدمات اور سٹی ڈویژن میں 05مقدمات درج ہوئے ہیں تاہم مزید کڑی نگرانی جاری ہے اگر کوئی بھی فرد اس میں ملوث پایا گیاتو اس کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: تھانہ اسلام پورہ میں مقدمہ جات کااندراج ودیگر تفصیلات

*1098: محترمہ فائزہ احمد ملک:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ اسلام پورہ لاہور میں یکم جنوری2013 سے 3۔جولائی2013تک کتنے مقدمہ جات کس کس دفعات کے تحت درج ہوئے؟

(ب) اس عرصہ کے دوران لاہور ہائی کورٹ کے بیلف نے اس تھانہ سے کتنے غیر قانونی بند افراد کو برآمد کیا،ان کے نام،پتاجات کیاہیں اور اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنے وکلاء کے خلاف اس تھانہ میں مقدمہ جات کس کس بناء پر درج ہوئے،ان مقدمہ جات کے نمبر اور جن کے خلاف یہ مقدمہ جات درج ہوئے،ان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(د) ان مقدمہ جات کی تفتیش کن کن پولیس ملازمین نے کی،ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان مقدمہ جات میں سے کن کن مقدمہ جات کی تفتیش ڈی ایس پی یا ایس پی متعلقہ نے کی؟
(و) ان میں سے کتنے مقدمہ جات خارج کئے گئے اور کتنے ابھی زیر کارروائی ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2013 سے 3۔ جولائی 2013 تک جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) اس عرصہ کے دوران لاہور ہائی کورٹ کے بیلف نے تھانہ ہذا سے ایسا کوئی فرد برآمد نہ کیا ہے جو غیر قانونی بند ہوا ہو۔
(ج) اس عرصہ کے دوران وکلاء کے خلاف کل 4 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جس کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ۔ایضاً۔
(ہ) وکلاء حضرات کے خلاف جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ان میں سے کسی کی بھی تفتیش ڈی ایس پی یا ایس پی صاحبان متعلقہ نے نہ کی ہے۔
(و) وکلاء حضرات کے خلاف کل چار مقدمات درج ہوئے جن میں سے ایک مقدمہ چالان ہو چکا ہے جبکہ باقی 13 ابھی زیر تفتیش ہیں۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔اکال والا پولیس چوکی کی بحالی کی تفصیلات

*1101: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور میں اکال والا روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ پر ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کی وجہ سے اکال روڈ پولیس چوکی قائم کی گئی تھی؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس چوکی کی بلڈنگ موجود ہے پھر بھی چوکی ختم کر دی گئی ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکال والا پولیس چوکی ختم کرنے سے سڑکوں پر اور ملحقہ علاقوں میں دن دہاڑے چوری اور ڈکیتی جیسی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے؟
(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ چوروں اور ڈاکوؤں سے چھٹکارا دلانے کے لئے اکال والا پولیس چوکی ٹوبہ ٹیک سنگھ بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ دور میں اکال والا روڈ پر کوئی پولیس چوکی قائم نہ کی گئی تھی بلکہ تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے رات کے وقت ناکہ بندی اس مقام پر کی جاتی تھی۔

(ب) پولیس چوکی کی کوئی بلڈنگ / جگہ موجود نہ ہے بلکہ ایک عدد کمرہ کسی مخیر شخص نے وہاں تعمیر کرر کھا ہے۔

(ج) اکال روڈ پر کوئی چوکی موجود نہ تھی بلکہ ناکہ بندی پوائنٹ تھا۔اب بھی دن رات اس علاقہ میں موبائل گشت جاری رہتی ہے۔مزید برآں کوئی سنگین جرم کا وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔

(د) پرامن علاقہ ہے، کوئی سنگین وقوعہ سرزد نہ ہوا ہے۔پولیس کی موبائل گشت دن رات جاری رہتی ہے۔ تھانہ سٹی کے قریب ترین واقع ہے۔پولیس چوکی بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور: تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کے مقدمات کا اندراج و دیگر تفصیلات

*1121: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری2013تاحال تھانہ غالب مارکیٹ لاہور میں ڈکیتی کی کتنی ایف آئی آرز رجسٹرڈ ہوئیں؟

(ب) مذکورہ وارداتوں میں ملوث کتنے ملزموں کی گرفتاری عمل میں آئی؟

(ج) کیا گرفتار ملزموں سے کوئی برآمدگی ہوئی، اگر برآمدگی ہوئی تو کیا یہ اشیاء ان کے مالکان کے سپرد کر دی گئیں، ان کے نام و پتاجات سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مہتمم پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔ جن کی رپورٹ کے مطابق تھانہ غالب مارکیٹ میں ڈکیتی کا ایک مقدمہ عرصہ متذکرہ کے دوران درج ہوا جس میں پانچ ملزمان ملوث ہیں۔

(ب) NIL۔

(ج) مقدمہ ہذا میں 3 ملزمان گرفتار ہو کر چالان مورخہ 13۔08۔27 ہوئے۔

ضلع جہلم: چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1223: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع جہلم میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے مراکز کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) مذکورہ ضلع کے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو سال 11-2010تا13۔2012 میں کتنے بچوں کو لایا گیا؟
(ج) مذکورہ ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو سال 13۔2012 کے دوران بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے کتنی رقم دی گئی؟
(د) متذکرہ بیورو میں بچوں کی فلاح کے لئے کن کن منصوبہ جات پر عمل کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
(الف) ضلع جہلم میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے زیرانتظام کوئی مرکز نہ ہے۔
(ب) مذکورہ ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا کوئی مرکز نہ ہے۔
(ج) ۔ایضًا۔
(د) ۔ایضًا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پولیس چوکی اڈا گی کو اڈا سونڈھ منتقل کرنے کا معاملہ

*1334: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ رجانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی پولیس چوکی اڈا گی چک نمبر 251 گ ب میں موجود ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اڈا گی میں پولیس چوکی ہونے کی وجہ سے وارداتوں پر صحیح طور پر قابو نہیں پایا جارہا اور زیادہ تر لوگوں کو تھانہ رجانہ رجوع کرنا پڑتا ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ رجانہ کی حدود میں اڈا سونڈھ بہت پرانا اڈا ہے اور ایک central place ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اڈا سونڈھ جو کہ central place بھی ہے وہاں پر پولیس چوکی شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کرائم کو مد نظر رکھتے ہوئے عارضی طور پر اڈا اُگی پر چوکی بنائی گئی ہے جو ایک لنک روڈ پر واقع ہے اور تھانہ سے 23 کلومیٹر فاصلے پر ہے۔

(ب) جب سے اس گنجان آباد علاقہ میں عارضی چوکی اُگی بنائی گئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک جرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ مزید برآں علاقہ کے لوگوں کو تھانہ رجانہ میں اپنی شکایات کے ازالہ کے لئے تھانہ رجانہ رجوع نہ کرنا پڑتا ہے۔ البتہ جرم قابل دست اندازی پولیس سرزد ہونے کی صورت میں ایسی درخواست بغرض اندراج مقدمہ متعلقہ انچارج اپنے طور پر رپورٹ تحریر کر کے تھانہ رجانہ بھجواتا ہے، اور بعد از اندراج مقدمہ تفتیش متعلقہ چوکی / بیٹ انچارج کو دی جاتی ہے۔ نیز وقوعہ کی اطلاع پر عارضی چوکی پر متعین عملہ جلد جائے وقوعہ پر پہنچ جاتا ہے۔

(ج) اڈا سونڈھ رجانہ سمندری روڈ پر واقع ہے۔ اس کے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر ڈسٹرکٹ فیصل آباد کی حدود شروع ہو جاتی ہے اور یہ central place بھی نہ ہے بلکہ ایک سائیڈ پر واقع ہے ۔مزید برآں اڈا سونڈھ سے 8/10 کلومیٹر پیچھے رجانہ کی طرف پنجاب ہائی وے پٹرول پولیس کی پوسٹ ہے۔ جس کی گاڑی دن رات اسی روڈ پر گشت کرتی رہتی ہے۔ چوکی اُگی علاقہ کے کرائم کو مد نظر رکھتے ہوئے عارضی طور پر قائم کی گئی ہے۔

ساہیوال پولیس رینج میں پولیس اہلکاران وافسران کی ترقیوں کی تفصیلات

*1465: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال پولیس رینج میں کل کتنے انسپکٹرز، سب انسپکٹرز اور اے ایس آئی کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اہلکاران وافسران کی کل منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ج) کتنی اسامیاں کب سے خالی چلی آ رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت یا متعلقہ ڈی پی او ان اسامیوں کو بذریعہ پروموشن پر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

(ہ) ڈی پی او ساہیوال نے اے ایس آئی اور سب انسپکٹرز کی پروموشن کے لئے آخری دفعہ کب ڈی پی سی کی میٹنگ طلب کی تھی اور اس میں کتنے اہلکاران کی پروموشن کے احکامات جاری کئے گئے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اے ایس آئی کی تین سال سے ترقیاں رکی ہوئی ہیں اور کوئی ڈی پی سی طلب نہیں کی جارہی، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں اور ان اے ایس آئی صاحبان کی ترقیاں ڈی پی سی کے ذریعے کب تک کردی جائیں گی، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ساہیوال پولیس رینج میں کل 88انسپکٹر، 280سب انسپکٹرز اور 492اے ایس آئی کام کر رہے ہیں۔

(ب) ساہیوال رینج میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

انسپکٹرز	سب انسپکٹرز	اسسٹنٹ سب انسپکٹرز
89	312	531

(ج) خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

انسپکٹرز	سب انسپکٹرز	اسسٹنٹ سب انسپکٹرز
1	32	39

(i) 37 برخاست شدہ اور تنزلی عہدہ سب انسپکٹرز کی اپیل ہائے برائے فیصلہ جات دفتر ہذا میں موجود ہیں۔ مزید برآں آئی جی صاحب پنجاب لاہور نے ڈائریکٹ سب انسپکٹرز بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی تعیناتی تک خالی اسامیاں پر نہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔

(ii) اسسٹنٹ سب انسپکٹرز کی 30خالی اسامیاں گریجویٹ کانسٹیبلان اور ہیڈ کانسٹیبلان (بذریعہ پی پی ایس سی) کوٹہ کے لئے مختص ہیں جبکہ باقی ماندہ 9خالی اسامیوں کے لئے ڈی پی او صاحبان سے سفارشات مانگ لی گئی ہیں۔

(د) پی آر او ساہیوال ریجن کی طرف سے اے ایس آئی خالی اسامیاں پر کرنے کے لئے سنیارٹی کی بنیاد پر ہیڈ کانسٹیبلان کی سفارشات ان کے متعلقہ اضلاع سے مانگ لی گئی ہیں جو جلد ہی پر کرلی جائیں گی۔

(ہ) پی آر او ساہیوال ریجن کی طرف سے مورخہ 12۔07۔18 کو 35 کانسٹیبلان کو اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی اور مورخہ 13۔01۔01 کو 25 اے ایس آئی کو سب انسپکٹر کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

(و) یہ قطعی طور پر درست نہ ہے کہ تین سال سے ترقیاں رکی ہوئی ہیں چونکہ ریجنل آفس ساہیوال میں پی آر او، ساہیوال کی سربراہی میں اب تک چھ ڈی پی سی کا انعقاد ہو چکا ہے جس میں ترقی یاب ہونے والے اے ایس آئی اور سب انسپکٹرز کی تعداد درج ذیل ہے۔

مورخہ 10۔10۔12 کو 28 اے ایس آئی کو سب انسپکٹرز کے عہدہ پر جبکہ 50 کانسٹیبلان کو اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

مورخہ 12۔05۔04 کو 58 اے ایس آئی کو سب انسپکٹرز کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

مورخہ 12۔05۔14 کو 50 کانسٹیبلان کو اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

مورخہ 12۔07۔18 کو 35 کانسٹیبلان کو اے ایس آئی کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

مورخہ 13۔01۔01 کو 25 اے ایس آئی کو سب انسپکٹرز کے عہدہ پر ترقی دینے کے احکامات جاری کئے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا عبدالروف صاحب مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

رانا عبدالروف: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Development of Cities (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 1 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ محترمہ شمیلا اسلم صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون گریژن یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں

"The Lahore Garrison University Bill 2014. (Bill No. 2 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ آج تحاریک استحقاق کوئی نہیں ہیں لہذا اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 651/13 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔

ملتان روڈ لاہور سوڈیوال تا سمن آباد توسیع نہ کرنے سے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 651 کا جواب یہ ہے کہ سوڈیوال تا موڑ سمن آباد اور سمن آباد تا چوک چوبرجی تک ملتان روڈ کی توسیع میٹرو بس سروس کے متوقع منصوبے کی وجہ سے عارضی طور پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ جونہی اس سلسلہ میں حکومت پنجاب کوئی فیصلہ کرتی ہے تو اس کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

پنجاب اسمبلی کے ایوان کی کارروائی پرائیویٹ چینلز پر دکھانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ ذرا غور کیجئے کہ سندھ اسمبلی کی کارروائی prime time میں بیس سے پچیس منٹ پرائیویٹ چینلز دکھاتے ہیں۔ اس ایوان کو جو دس کروڑ عوام کا ایوان ہے، میں نے پی ٹی وی کے لئے پچھلی اسمبلی میں بھی request کی تھی، burning issues جو کوئی معزز ممبر اٹھاتا بھی ہے تو وہ عوام تک نہیں جاتے نتیجہ یہ ہے کہ performance سامنے ہے۔ پی ٹی وی کو وہ لوگ دیکھتے ہیں جنہیں رات کو نیند نہیں آتی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ پرائیویٹ چینلز والے ہمارے دوست باہر بیٹھے ہوتے ہیں، یہ معزز لوگ ہیں ان کو اگر ہم اندر آنے دیں اور یہ ہماری کارروائی عوام کو دکھائیں تو اس سے ہماری performance بہتر ہو اور ہمیں پتا چلے کہ ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو سُن کر افسوس ہو گا کہ آج اخبار میں ایک خاتون کی statement آئی ہے کہ اس نے اپنے دو بچے مارے ہیں اور بیان دیا کہ اس کے گھر والے اس کو دبئی برائی کے لئے بھیج

رہے تھے۔ میری اس پر specific تحریک التوائے کار موجود ہے لیکن وہ ایوان میں نہیں لائی جا رہی۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں اور صرف دبئی، شارجہ اور مسقط کی پروازوں کو چیک کریں کہ عورتوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اگر یہاں سے ساری کارروائی عوام کو دکھائی جائے جو آپ کے لئے دو منٹ کا کام ہے۔ یہ لوگ باہر کیوں بیٹھے ہیں؟ یہ جو سیڑھیوں پر لوگ بیٹھے ہیں معزز ہیں اور یہ پرائیویٹ چینلز کو deal کرتے ہیں۔ کیا ان کے لئے اندر جگہ نہیں ہے، ان کی جگہ ہمیں بیٹھنا چاہئے اور ان کو یہاں بیٹھنا چاہئے کیونکہ یہ لوگ عوام کو بتاتے ہیں کہ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ جو کوئی ایسی تحریک التوائے کار یا issue آتا ہے تو اس کو اللہ کے لئے dispose of نہ کریں۔ اس عورت کا آج کا بیان پڑھ لیں اور پھر یہ دیکھ لیں کہ یہاں ہمارا Ptv ہمیں کیا دکھاتا ہے؟ یقین کریں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے پہلی Legislative Assembly کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں صرف کچھ چہرے نظر آتے ہیں قائد اعظم کی تقریر ہے اتنی mist قسم کی فلم دکھائی جاتی ہے اور وہ بھی اس وقت جس وقت کوئی شریف آدمی جاگ نہیں رہا ہوتا۔ یہاں جو معزز ممبران محنت کر کے آتے ہیں تو ان پرائیویٹ چینلز کو اندر آنے میں کیا مسئلہ ہے؟ اگر فرض کریں کہ یہ چینلز آپ کی، ہماری اور پورے ایوان کی محنت دکھائیں گے تو اس سے کیا فرق پڑے گا؟ لوگوں کو پتا لگے گا کہ کوئی تو انہیں represent کر رہا ہے۔ یہ dispose of تو ہماری قسمت میں ہے لیکن اس سے پہلے اگر کچھ ہو جائے تو بہتر ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کا جواب رانا صاحب بہتر طریقے سے دے سکتے ہیں کیونکہ یہی بات انہوں نے بھی سابقہ دور حکومت میں کی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ آج آپ اس پر ruling دیں کہ جتنے پرائیویٹ چینلز ہیں وہ یہاں اوپر اپنے کیمرے لگالیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جب پاکستان میں پہلا کیمرہ آیا تھا تو وہ یہی Ptv کا کیمرہ تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں شیخ صاحب کی بات کو second کرتا ہوں یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ہم میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ یہ vibrant اور جس مؤثر انداز

سے عوام کے مسائل کو سامنے لاتا ہے۔ ہمارے اسمبلی کے ایوان میں جو بھی کارروائی ہوتی ہے وہ kill ہو جاتی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو پنجاب کے دس کروڑ عوام نے منتخب کر کے اتنے اہم ایوان میں بھیجا ہے۔ اگر ان پرائیویٹ چینلز کے لوگوں کو اسمبلی کا اجلاس cover کرنے کی اجازت دی جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو reconsider ہونا چاہئے، فوری طور پر ہمیں پورے ایوان کی جانب سے اس طرح کی قرارداد لانی چاہئے اور آپ کو request کرنی چاہئے کہ پرائیویٹ چینلز کو فی الفور پورے ایوان کی کارروائی cover کرنے کی اجازت دی جائے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی بھی شیخ علاؤالدین صاحب اور قائد حزب اختلاف کے مؤقف کو support کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس بارے میں کافی بات ہو چکی ہے۔ یہاں لیڈر آف دی اپوزیشن، میاں محمد اسلم اقبال صاحب اور میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب نے شیخ صاحب کی بات کو support کیا ہے۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ معاملہ اس سے پہلے پچھلی اور اس سے پچھلی term میں بھی اٹھایا گیا تھا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہمارے موجودہ ایوان میں پریس گیلری کی capacity بڑی کم ہے اور مہمانوں کی گیلری کا کچھ حصہ پریس کے دوستوں کو دیا ہوا ہے۔ اس حوالے سے باقاعدہ طور پر پریس گیلری کے عہدیداران کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات ہوئی تھی۔ ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ یہی ہوا تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ تمام کیمروں یا تمام چینلز کو ایوان میں یا گیلری میں جگہ دی جا سکے لیکن اس وقت ایسی modern devices موجود ہیں کہ کیمروں کو سامنے گیلری میں لائے بغیر بھی اس ایوان کی مکمل coverage ہو سکتی ہے۔ اس کا انتظام اس وقت بھی موجود ہے لیکن اس کی quality انتہائی poor ہے اس کے لئے تھوڑا سا خرچہ کرنے کی بات ہے۔ میں نے سپیکر صاحب سے بات کی تھی اور سپیکر صاحب اس بات پر تیار ہیں۔ میری پریس گیلری کے موجودہ صدر ڈوگر صاحب اور جنرل سیکرٹری نعیم بٹ صاحب سے آج بھی بات ہوئی ہے اور پچھلے اجلاس میں بھی بات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ آپ چونکہ اس profession سے متعلقہ ہیں۔ آپ اس میں ہمیں جو the best طریق کار ہے جس سے coverage اسی طرح ہو سکے جس طرح آپ گیلری سے کریں تو اس کی feasibility یا تجویز بنا کر ہمیں دیں۔ اس بارے میں سپیکر صاحب تیار ہیں اگر اس بجٹ کی رقم تھوڑی زیادہ ہوئی تو گورنمنٹ

بھی اس میں فنڈز مہیا کرنے کو تیار ہے۔ اس میں مثال کے طور پر باہر بھی انتظام بہتر ہو سکتا ہے۔ اب قومی اسمبلی میں انہوں نے مستقل ایک جگہ بنادی ہے جہاں تمام سیاسی لیڈر dice پر جا کر اپنی بات کرتے ہیں وہاں پر inbuilt coverage اور کیمروں اور mikes کا بھی انتظام ہے۔ اس طرح وہ معاملہ بہت بہتر انداز میں ہو جاتا ہے اس لئے یہ انتظام باہر بھی کیا جا سکتا ہے۔ وہاں جو شامیانہ ہے اگر اس شامیانے کو مزید بہتر کر دیا جائے اور خاص طور پر جب گرمیوں میں بجٹ اجلاس ہوگا جو کہ سب سے لمبا اجلاس ہوگا تو وہاں صورتحال اور خراب ہوتی ہے اس لئے اس سلسلہ میں تھوڑا غور کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحب اسی اجلاس کے دوران اس معاملے کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں اٹھالیں اور شیخ علاؤالدین صاحب اور دوسرے صاحبان بھی تشریف لے آئیں لیکن میں ان کی طرف سے اس معزز ایوان اور اپوزیشن کے دوستوں اور شیخ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بارے وہ جو بھی تجویز دیں گے اور اس کے لئے جو required funds ہوں گے وہ سیکرٹریٹ بھی اور گورنمنٹ بھی مہیا کرنے کو تیار ہے تاکہ اس معاملہ کو بہتر سے بہتر اندار میں حل کیا جا سکے۔ جہاں تک coverage کا تعلق ہے تو live coverage اس وقت بھی ہو رہی ہے لیکن اس کی quality بڑی poor ہے۔ میں شیخ صاحب کو یاد دلا دوں کہ پچھلی term میں ان کا نعرہ بازی کا ایک مکالمہ ہوا تھا تو وہ میڈیا نے باقاعدہ live چلایا تھا بلکہ کئی روز وہ چلاتے رہے تھے۔ اب میڈیا کے دوستوں کی اپنی سوچ ہے کہ انہوں نے کس چیز کو live coverage دینی ہے اور کس بات کو کتنا وقت دینا ہے اور کس کو کتنا وقت نہیں دینا۔ میں نے اس مرتبہ بھی pre-session meeting میں اپنے پریس گیلری کے دوستوں سے request کی تھی کہ جب یہاں پر کوئی ایسا عمل جو نہیں ہونا چاہئے اور اسے ہم بھی محسوس کرتے ہیں کہ وہ منفی اور غلط بات تھی نہیں ہونی چاہئے تھی تو جو coverage اس کو دی جاتی ہے تو کبھی کبھی یہاں پر جو healthy debates ہوتی ہیں یا ایسے معاملات discuss ہوتے ہیں جن کا تعلق پورے صوبہ کے عوام سے at large ہوتا ہے تو ان کو بھی اتنی اہمیت دی جائے اس لئے یہ معاملہ اسی اجلاس میں انشاء اللہ تعالیٰ حل کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں رانا صاحب نے تفصیلی جواب دیا ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ لمبی باتیں ہیں۔ یہ specific وقت بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ appreciate کریں انہوں نے اسی اجلاس میں حل کرنے کا کہا ہے۔ انہوں نے کہہ دیا ہے آپ بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آ جائیں وہاں شیخ صاحب بھی ہوں گے۔ رانا صاحب نے بات کر دی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ صرف ایک بات کر لیں اور آج سندھ اسمبلی کی کارروائی خود دیکھیں کہ کتنی دیر تک prime time میں دکھاتے ہیں۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جو لوگ باہر سیڑھیوں پر اور شامیانے کے نیچے بیٹھے ہیں، میں ان کے لئے جگہ کا انتظام کرا دیتا ہوں ان کو عزت سے اتنی جگہ دے دیں اور اب ایسے کیمرے آ گئے ہیں جو بہت چھوٹے سائز کے ہیں کہ یہاں پچاس چینلز آ سکتے ہیں۔ میں دعوے سے یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ یہی تجویز کمیٹی میں دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ آپ پرائیویٹ چینلز کو صرف یہ کہہ دیں کہ آپ اندر آ کر coverage لے لیں۔ اس سے ہمارے ایوان کی بہتری ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ سے یہی بات کہہ رہا ہوں اور رانا صاحب نے بھی یہی بات کی ہے کہ اسی اجلاس میں آپ سپیکر صاحب کے ساتھ یا میں ہوا تو میرے ساتھ بیٹھ کر میٹنگ کر کے اس کا راستہ نکال لیں گے۔ اسی اجلاس میں ہو جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 653/13 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب، سردار وقاص حسن مؤکل صاحب اور محترمہ باسمہ چودھری صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

لاہور، جی او آر۔IV خوشنما کے گراؤنڈ فلور کے رہائشیوں کی انکروچمنٹ سے دیگر الاٹیوں کو مشکلات کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): عرض یہ ہے کہ 2008میں سب ڈویژنل آفیسر بلڈنگ، جی او آر (IV) کی نشاندہی پر چیئرمین، ٹاسک فورس جناب طفیل صدیقی صاحب نے موقع معائنہ کیا تھا۔ان کی رپورٹ کی روشنی میں ایسے الاٹیز جنہوں نے اپنے گھروں کے باہر تجاوزات کی ہوئی تھیں ان کو اسٹیٹ آفس کی طرف سے مذکورہ تجاوزات ختم کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے تھے اور متعدد تجاوزات موقع پر ہی ختم کر دی گئی تھیں۔نیز ایسی کسی بھی نشاندہی پر Enforcement Cell, Estate Office, کے ذریعے تجاوزات کا جائزہ لے کر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے اور یہ وقتاً فوقتاً جاری رہتی ہے۔تاہم ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب کی ہدایت پر Estate Officer نے دوبارہ موقع کا معائنہ کیا ہے اور موقع پر موجود تجاوزات کو گرانے کے لئے قانونی کارروائی عملی طور پر وہاں موقع پر جاری رہتی ہے ایسی کوئی شکایات آرہی ہیں ساتھ ہی تجاوزات کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک کا تفصیلی جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 904/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔اس کا جواب آنا تھا کیونکہ یہ پڑھی جاچکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میں اس کے بارے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ اس کا جواب سن لیں۔اس کو رہنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ جواب کچھ اور ہی آجائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! وہ میں correct کرلوں گا آپ اس کی فکر نہ کریں۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب! 904/13 کا جواب دیں۔

گجرات شہر، محکمہ اور ٹی ایم اے کے غیر ذمہ دارانہ عمل کی وجہ سے پینے کے پانی کے منصوبہ سے محروم

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ یہ درست ہے کہ واٹر سپلائی سکیم گجرات کا تخمینہ لاگت 684.050 ملین روپے 2009-02-10 کو منظور ہوا تھا۔ حکومت پنجاب کی طرف سے 09-2008 سے لے کر 14-2013 تک صرف 319.456 ملین فنڈز جاری کئے گئے ہیں جو کہ تخمینہ لاگت کا 47 فیصد بنتے ہیں اور اب اس منصوبہ کا revised تخمینہ لاگت جو کہ NESPAK بحیثیت Resident Consultant تیار کر رہا ہے تقریباً ایک ارب روپے تک پہنچ جائے گا۔ اس منصوبہ کے estimate کے مطابق مکمل ہونے کی میعاد ڈیڑھ سال تھی اس لئے منصوبہ کا تقریباً ایک ارب تک پہنچنا مطلوبہ فنڈز کی بروقت فراہمی کا نہ ہونا اور مارکیٹ میں قیمتوں کا بے پناہ اضافہ ہے۔ 17 واٹر ٹینکس میں سے 2 عدد ٹینکس (ایک لاکھ گیلن) بالترتیب زمیندار کالج اور سائنس کالج میں مکمل ہو چکے ہیں اور ٹی ایم اے گجرات کے زیر استعمال ہیں جبکہ عنایت پارک میں ٹینک 95 فیصد اور غازی کھوکھر میں 20 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ عنایت پارک کا ٹینک 31۔مارچ 2014 تک فنکشنل ہو جائے گا۔ باقی 13 عدد واٹر ٹینکس مطلوبہ فنڈز کی دستیابی کے ساتھ شروع کر دیئے جائیں گے۔ یہ درست نہ ہے کہ زیر زمین سپلائی لائنز ابھی تک شروع نہیں ہو سکی بلکہ 7,84,712 فٹ پائپ لائنز میں سے 3,40,867 فٹ پائپ لائنز مکمل ہو چکی ہے اور ٹی ایم اے گجرات کے زیر استعمال ہے اور لوگوں کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔ سترہ ٹیوب ویلز میں سے آٹھ عدد ٹیوب ویلز ٹی ایم اے کے زیر استعمال ہیں جن میں سے چھ عدد ٹی ایم اے جرات کو handover کر دیئے گئے ہیں اور ایک عدد ٹیوب ویل کے چارج پیپر handingover کے لئے ٹی ایم اے گجرات کے پاس جمع ہیں مزید تین عدد ٹیوب ویلز جن کے بجلی کے کنکشن مطلوب ہیں جس کے لئے واپڈا کو ادائیگی کی جا چکی ہے، 14-03-31 تک functional کر دیئے جائیں گے اور باقی چھ عدد ٹیوب ویلز 14-06-30 تک functional کر دیئے جائیں گے اور انشاء اللہ حکومت پنجاب اس سلسلے میں فنڈز مہیا کر رہی ہے، یہ کام جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! مبارک ہو کہ شیخ علاؤالدین صاحب آپ کے جواب سے مطمئن ہیں۔ شیخ صاحب کہیں nextکی تیاری میں تو نہیں ہیں۔nextبھی ان ہی کی ہے۔ شیخ صاحب! ذرا مطمئن ہو جائیں، موڈ ان کا اچھا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری اس تحریک کا جواب ہیلتھ منسٹر دیں یا پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ دیں۔ آپ دیکھ لیں یہ کتنا اہمissueہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کا جواب تو سن لیں، شاید آپ مطمئن ہو جائیں جیسے پہلے بھی ہو گئے تھے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اپنے گھر یا بزنس کا خود ہی جواب دے سکتا ہوں یہ تو نہیں دے سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کا جواب تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس کوpendingکر دیں، کوئی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ ان کی بات تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جب اس پرcross questionکروں گا تو کیا یہ جواب دیں گے، اگر نہیں دیں گے تو کیا آپ ان کوfineکریں گے؟ اگر آپfineنہیں کریں گے تو پھر اس کوpendingکر دیں۔ میں آپ کو خود کہہ رہا ہوں بڑیsimpleبات ہے آپ اس کوpendingکر دیں لیکن آپ ہیلتھ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری کو بلائیں کیونکہ شیخ زید ہسپتال کا مسئلہ ہے وہ جواب دے دیں۔ میں خود کہہ رہا ہوں کہ اس کوpendingکر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ان کا جواب تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر میں اس پرcross questionکروں گا پھر آپ کہیں گے کہ میرا موڈ ٹھیک نہیں ہے اس لئے متعلقہ سیکرٹری اس کا جواب دے۔ میں نے بارہا گزارش کی ہے کہ وہ میرے لئے بہت محترم ہیں میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن جو متعلقہ صاحب ہیں وہ آئیں تو سہی کیونکہ یہ ان کے محکمے کا مسئلہ ہے وہ آ کر بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ظاہر ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے جواب بھیجا ہے اور محکمے نے ہی جواب بھیجا ہو گا اگر اس میں کچھ غلط ہو تب آپ بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ جس محکمے کا منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری ہے وہ اسی مرض کی دوا ہے اور کس مرض کی دوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! House rules میں یہ کہیں نہیں لکھا آپ نے اس پر voting کروانی ہے، آپ ان سے جواب نہیں لینا چاہتے، بات یہ ہے کہ یہ ایک practice چل رہی ہے اور یہ rules میں کہیں نہیں ہے کیونکہ یہ عوام کے important issues ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں۔ آپ ایک کام کریں کہ آپ اس کو pending کر دیں میں rules میں ثابت کر دوں گا gist یہ کہتا ہے rules اور condition کے جو essences ہیں وہ یہ ہیں کہ متعلقہ منسٹر جواب دے تاکہ اس کو پتا ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر voting کروالیں اگر 63 ممبر آپ کے ساتھ ہو جاتے ہیں تو پھر یہ take up ہو جائے گی۔ اس کو next session تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 917/13 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، ڈاکٹر مراد راس صاحب اور محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے ہے۔ میرے خیال میں یہ پڑھی جا چکی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا request ہے کہ اس کو next session تک pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 918/13 میاں محمد اسلم اقبال صاحب، ڈاکٹر مراد راس صاحب اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کی طرف سے ہے جو پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

ایل او ایس سے ملتان روڈ کی تعمیر کے نقشے اور منصوبے کو تبدیل کرنے سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔ ترقیاتی ادارہ لاہور نے LOS فیروزپور روڈ تا ملتان روڈ نالے کے ساتھ سڑک کی بحالی اور بہتری کا کام مورخہ 7-6-2013 کو شروع کیا۔ کام ابھی ابتدائی مراحل میں تھا کہ خادمِ اعلیٰ پنجاب نے لاہور کے اندر موجودہ ٹریفک اور علاقے کے مکینوں کے دیرینہ مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سڑک کو مثالی رابطہ سڑک بنانے کے احکامات جاری کئے۔ اس حکم کے بعد محکمہ نے سڑک کو نئے سرے سے ڈیزائن کرنے اور اہم رابطہ سڑک بنانے کے لئے نیسپاک کو ڈیزائن کے لئے مقرر کیا جنہوں نے اس کو عالمی معیار کے مطابق مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور گندے نالے کے تعفن ماحول کو ایک خوبصورت شاہراہ میں تبدیل کرنے کے لئے کام شروع کیا۔ محکمہ نے مذکورہ بالا سڑک کا خاکہ تمام ضروری وضاحتوں کے ساتھ اتھارٹی کے سامنے رکھا جس میں کشادہ دورویہ سڑک کی تعمیر، فٹ پاتھ، تمام سروسز کی بحالی، بہتری اور سٹریٹ لائٹس کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ سڑک اس وقت زیر تعمیر ہے اور اس کے منظور شدہ تصریحات کے مطابق کچھ زمین درکار ہے۔ بہت غور و خوض اور سروے کے بعد کم از کم جگہ acquire کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ موقع پر موجودہ سڑک کی چوڑائی ساٹھ سے سو فُٹ کے درمیان تھی جبکہ سڑک منظور شدہ منصوبے کے مطابق ایک سو آٹھ یعنی تینتیس میٹر چوڑائی درکار ہے۔ مذکورہ زمین کے land acquire کرنے کے لئے قانون کے مطابق زمین کی قیمت اور ڈھانچہ کے معاوضہ کی تمام رقم متعلقہ شعبہ LAC کے پاس جمع کروادی گئی ہے۔ کل ستائیس کنال چھ مرلے ایک سو چھیانوے فُٹ زمین حاصل کی گئی ہے، کل ایک سو اٹھائیس گھروں یا دکانوں کو جزوی طور پر مسمار کیا گیا ہے جن میں سے اکسٹھ متاثرین اپنا معاوضہ حاصل کر چکے ہیں اور باقی اس عمل سے گزر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا زمین کے حصول میں حائل قانونی رکاوٹوں اور موقع پر موجود دیگر کئی مسائل کے باوجود انشاء اللہ اپریل 2014 کے آخر تک کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ جو جواب آیا ہے اس میں پورے لاہور کے اندر شور مچا ہوا ہے اور لوگ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔ میں نے خود ذاتی طور پر TEEPA کے سربراہ اصرار سعید سے دو دفعہ بات کی ہے۔

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ کوئی بات کر رہے تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ میٹرو بس کو چلے ایک سال ہو گیا ہے لیکن سینکڑوں لوگ جن کی زمینیں فیروزپور روڈ اور میٹرو بس کے لئے boundary میں آئیں ابھی تک انہیں payments نہیں ہوئیں۔ سمن آباد میں گندے نالے کے دائیں بائیں انہوں نے جو جگہ لی ہے اس کی acquisition کے حوالے سے جو لوگ process میں ہیں وہ دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے۔ ایک تو جو قیمت دی جا رہی ہے وہ بھی میرے خیال میں مارکیٹ ریٹ سے کہیں کم ہے۔ اب سات لاکھ روپے مرلہ کے حساب سے پونچھ روڈ پر جو جگہ acquire کی جا رہی ہے کوئی آدمی بھی اس پر مطمئن نہیں ہے۔ اسی طرح 6 لاکھ 40 ہزار روپے مرلہ دی جا رہی ہے اور بعض جگہ پر سات لاکھ روپے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ لاہور کے اندر فیروزپور روڈ پر پچھلے دو ماہ سے احتجاج کا سلسلہ جاری ہے، لوگوں نے دھرنے دیئے ہیں، احتجاجی کیمپ لگائے ہیں اور بادامی باغ میں بھی یہی سلسلہ ہے۔ اب سمن آباد موڑ پر بھی یہی سلسلہ چل رہا ہے۔ میں ذاتی طور پر TEEPA کے ہیڈ کے پاس ملنے کے لئے گیا اور ان سے بھی بات کی لیکن کسی جگہ کوئی proper شنوائی نہیں ہے۔ پٹواریوں، قانون گو اور تحصیلداروں کے چکر میں لوگ خوار ہو گئے ہیں۔ ایک تو لوگوں کے روزگار تباہ ہو گئے ہیں یعنی جس بندے کی بیس فٹ دکان لے لی اس کی پوری زندگی ہی اندھیری ہو گئی کیونکہ پیچھے والا front پر آ گیا۔ آج کل ویسے ہی دس بیس لاکھ روپے سے کوئی کاروبار نہیں ہوتا۔ اس بندے کی اگر ایک کروڑ روپے کی دکان تھی تو اس کو دس یا پندرہ لاکھ روپے دے دیں گے تو ساری زندگی فاقہ مستی اس کے مقدر میں آ جائے گی لہٰذا لاء منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ان لوگوں کے لئے فوری انصاف کا حصول ممکن ہو اور ان کی جائز compensation انہیں مل سکے تاکہ وہ جو دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اس سے اُن کو چھٹکارا مل سکے۔ جس طرح میں نے میٹرو بس کا ذکر کیا تو فیروزپور روڈ کے کئی cases بطور اپوزیشن لیڈر ہمارے پاس آتے ہیں کہ اس کی compensation ہمیں ابھی تک نہیں ملی جبکہ یہ ہماری فردیں اور نقشے ہیں۔ ایک افسر دوسرے

پر اور دوسرا تیسرے پر یعنی افسران اس طرح ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ آپ اچھا کام کر رہے ہیں وہاں اس سے اُن ہزاروں خاندانوں کا مستقبل برباد ہو رہا ہے۔ خدارا اس کے لئے کوئی ایسا shortراستہ اختیار کریں کہ لوگوں کو ان کی پراپرٹی کی جائز قیمت مل سکے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ کشمیری طلباء کے حوالے سے ایک قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو آپ جمع کروا دیں کیونکہ ابھی تک اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ آپ جمع کروا دیں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ بہت اہم قرارداد کشمیری طلباء کے بارے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وٹو صاحب! آپ اسے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں، میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔ جی، میاں صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس پر گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ فیروزپور روڈ سے LOS تک جہاں پر یہ سڑک بن رہی ہے وہ میرے حلقہ پی پی۔148 میں آتی ہے۔ میاں صاحب نے جس طرح بات کی ہے تو میں آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ جو انہوں نے باتیں کی ہیں kindlyان کو ذرا دیکھا جائے۔ ان لوگوں کو آپ نے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ آپ یقین مانیں کہ میں نے بھی ان کے لئے بے انتہا کوشش کی ہے لیکن اس کے باوجود ان کا جائز مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پٹواریوں اور تحصیلداروں نے اپنے middlemanچھوڑے ہوئے ہیں جو اُن کو کوئی پیسے دیتا ہے اس کا کیس settle ہو جاتا ہے لیکن جو پیسے نہیں دیتا اُس کا کیس settle نہیں ہوتا بلکہ وہ خوار ہو رہا ہے۔ اس میں تھوڑی سی مہربانی کریں کیونکہ ہم کوئی point scoring نہیں کرنا چاہ رہے بلکہ صرف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ان کو اُن کا جائز حق مل جائے۔ ایک تو وہ لوگ تیس، چالیس یا پچاس سال سے بیٹھے ہوئے تھے اُن کا روزگار بالکل برباد ہو گیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ اُن کو رقم کیا دے رہے ہیں؟ وہاں پر ایک آریہ نگر علاقہ ہے جہاں پر دس لاکھ روپے فی مرلہ جگہ ہے اس سے کم نہیں ہے۔ یہ آریہ نگر شادمان کی طرح

ہمارے علاقے کا مہنگا ترین علاقہ ہے لیکن اُن کو آپ نے صرف 2 لاکھ 80 ہزار روپیہ دیا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ وہ کدھر جائیں گے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس کے باوجود انہیں رقم بھی نہیں مل رہی۔ گزارش یہ ہے کہ concern اتھارٹی کو direction دی جائے کہ ان لوگوں کا جو جائز حق بنتا ہے وہ انہیں دے دیا جائے تاکہ انہیں اپنا کوئی متبادل روزگار مل جائے اور معاملہ settle ہو جائے۔ ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم اُن کے ساتھ سڑکوں پر بیٹھے ہوں، ٹریفک بلاک کر کے احتجاج کر رہے ہوں پھر وہاں پر کوئی آفیسر آئے اور assurance دے۔ جب ہمارے پاس ایک اسمبلی فورم ہے تو کیوں نہ اس اسمبلی سے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو direction جائے کہ اتنے دنوں میں تمام cases کو wind up کر کے رپورٹ کی جائے تو بات ختم ہو جائے گی۔ میری یہ چھوٹی سی request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب کے notice میں یہ بات آگئی ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میری بھی گزارش سن لیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب لاء منسٹر صاحب دینا چاہ رہے ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! ہر معاملے پر رانا صاحب مخالفت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! لاء منسٹر صاحب پہلے بات کر لیں پھر آپ کی بات پر آ جاتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! میں ان کے رویے کے خلاف احتجاج کرتا ہوں کیونکہ میں جو قرارداد لانا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کشمیری طلباء کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے لیکن میں کوئی غلط بات تو نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کو کسی نے نہیں کہا۔ آپ اپنی قرارداد جمع کروا دیں ہم rules کے مطابق اس کو اگلے سیشن میں لے لیتے ہیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! جب آپ نے کہہ دیا ہے تو پھر رانا صاحب کیوں مخالفت کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ سے نہیں کہا بلکہ میں نے کہا تھا کہ آپ اور رانا صاحب اکٹھے ہی اگر لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: یہ کیوں مخالفت کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: No, No میں نے بالکل یہ نہیں کہا۔ میاں صاحب! آپ یہ جمع کرادیں اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! رانا صاحب کیوں مخالفت کرتے ہیں اور میری ہر بات پر "ناں ناں" کیوں کرتے ہیں؟ میں آپ کے اجلاس کا بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ ایسے نہ کریں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔

(اس مرحلہ پر میاں خرم جہانگیر وٹو احتجاجاً بائیکاٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وٹو صاحب نے یہ طے کر رکھا تھا کہ وہ کشمیری طلباء کے متعلق بات کر کے بائیکاٹ کریں گے تاکہ اُن کو proper coverage مل سکے۔ حالانکہ میں نے اُن سے یہ عرض کیا تھا کہ یہ قرارداد جو آپ ہاتھ میں پکڑ کر پھر رہے ہیں اس کو سیکرٹریٹ آفس میں جمع کروائیں کیونکہ اس کی فائل تیار ہونی ہوتی ہے جس کے بعد آپ کے سامنے آتی ہے۔ جس طرح بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہو چکا ہوا ہے کہ اپوزیشن لیڈر صاحب، دوسرے پارلیمانی لیڈران اور لاء منسٹر کے درمیان اگر اتفاق ہو تو پھر قرارداد out of turn لائی جا سکتی ہے ورنہ وہ routine میں ہی لائی جائے۔ جو بات لیڈر آف دی اپوزیشن اور اس کے بعد میاں اسلم اقبال صاحب نے کی ہے، یہ ٹھیک ہے کہ اس ایوان سے یہ direction جانی چاہئے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ، جن لوگوں کی حق رسی ہوئی ہے یا اُن کی جو بھی رقم بنتی ہے فوری طور پر دیں لیکن میں خود اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ public purpose کے لئے جو جگہ ہے وہ حکومتیں ہمیشہ for public purpose جو ہے وہ acquire کرتی ہیں۔ اس میں جہاں تک rate کا تعلق ہے rate تو ایک فارمولا ہے جسے کئی دفعہ اعلیٰ عدالتوں میں بھی چیلنج کیا گیا ہے لیکن بہر حال اس کے متعلق یہی سمجھا گیا ہے کہ وہ مناسب ہے اور درست ہے۔ قیمت کا تعین تو خیر اس کے مطابق ہوتا ہے لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بعض جگہ پر ملکیت کے اور "اور" قسم کے لوگوں کے آپس میں ایک ہی

جگہ کی ملکیت کا میں بھی claim کر رہا ہوں اور کوئی اور صاحب بھی کر رہے ہیں تو اس طرح کے issues ہیں۔ باقی اس معاملے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے خود اتنی زیادہ توجہ دی ہے کہ خود ہر چیز کی monitoring کی ہے کہ کسی بھی آدمی کا جو بھی حق بنتا ہے وہ زیادہ ہے یا کم ہے، جو اس کا قانون کے مطابق حق بنتا ہے اسے فوری طور پر ملے۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کے پاس یا میاں اسلم اقبال صاحب کے پاس کوئی چند cases ہیں کیونکہ اکثریت settle ہو چکی ہے اور اپنی رقوم وصول کر چکے ہیں جس کا departments کے پاس ریکارڈ ہے۔ اگر ان کے پاس کچھ cases ایسے ہیں اور ان میں otherwise کوئی litigation کا عنصر نہیں ہے تو میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ان لوگوں کو بلا لیں یا ان کے cases کو collect کر لیں۔ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اگر ایل ڈی اے ہے تو ڈی جی ایل ڈی اے، اگر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے تو ڈی سی او، پٹواری اور تحصیلدار کا تو کوئی چکر ہی نہیں ہے، جس دن یہ کہیں گے وہ cases دیں۔ اس کے اوپر وہ اپنا جواب تیار کریں، ان کے ساتھ بیٹھ کر جس کا جو جائز حق بنتا ہے بالکل اسے فوری طور پر ملنا چاہئے اور انشاء اللہ تعالیٰ لے کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

راولپنڈی میٹرو بس کے منصوبے پر عوام الناس کے تحفظات

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جس طرح کہ میٹرو بس کا عذاب لاہور پر نازل ہو چکا ہے اور یہ بھگت رہے ہیں اور ہم بھگتنے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اس معزز ایوان کے توسط سے میں حکومت کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ حکومت راولپنڈی میں بھی میٹرو بس سروس شروع کرنے جا رہی ہے تو اس بارے میں راولپنڈی کے عوام میں سخت تحفظات پائے جاتے ہیں، مری روڈ کے دکاندار، مری روڈ کے تعلیمی اداروں کے طالب علم، مریض غرض کہ شعبہ زندگی کے ہر مکاتب فکر کے لوگ اس میٹرو بس سروس کے خلاف ہیں۔ راولپنڈی کے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میٹرو بس سروس عوام کے لئے

نہیں بلکہ حکومت اپنے interest میں اور اپنے کاروباری اور ذاتی مفاد کو حاصل کرنے کے لئے بنا رہی ہے اور اس کی چند مثالیں ابھی سے آنا شروع ہو گئی ہیں۔ اس میٹرو بس سروس کے لئے مریڑ چوک سے لے کر فیض آباد تک جو کھمبے ہٹانے تھے وہ 125 کے قریب تھے جن کا ٹھیکہ دو کروڑ 36 لاکھ روپے میں دیا گیا ہے۔ وہاں لیاقت باغ میں ایک سہولت بازار لگانے کے اخراجات دو کروڑ 70 لاکھ روپے آئے تھے اور اس سہولت بازار کو وہاں سے ہٹانے کے اخراجات دو کروڑ 50 لاکھ روپے آئے ہیں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ زبانی کلامی کرپشن کا الزام لگا رہے ہیں اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو یہ تحریری طور پر لے کر آئیں۔ میٹرو بس لاہور کے منصوبے کے متعلق کہا گیا کہ اس پر 72-ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں پھر اس پر 90-ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ پنجاب حکومت نے پہلے دن سے یہ مؤقف دیا تھا کہ یہ منصوبہ 30 بلین روپے سے نیچے نیچے مکمل ہو گا۔ اب جب وہ مکمل ہوا ہے تو وہ سب خاموش ہو گئے ہیں جو کوئی 70-ارب روپے کہہ رہا تھا اور کوئی 90-ارب روپے کہہ رہا تھا۔ یہ 30-ارب روپے کی investment سے منصوبہ بنا ہے۔ ایک لاکھ 74 ہزار لوگ اس منصوبے پر روزانہ سفر کر رہے ہیں اور تمام وہ لوگ ہیں، بس میں وہی آدمی بیٹھتا ہے جس کے پاس اپنی گاڑی نہیں ہے یا شاید اس کے پاس اپنا موٹر سائیکل بھی نہ ہو اور ایک لاکھ 74 ہزار لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ پورے دعوے سے کہتا ہوں اور میری یہ بات آج معزز ایوان نوٹ کر لے کہ راولپنڈی اور اسلام آباد کا میٹرو بس کا جو منصوبہ ہے وہ لاہور کے منصوبے سے زیادہ کامیاب ہو گا۔ اگر لاہور کے منصوبے پر سفر کرنے والے لوگوں کا ریکارڈ نہ ٹوٹا تو جو سزا یہ کہیں میں لینے کو تیار ہوں۔ باقی بات یہ ہے کہ یہ ٹھیکہ کس کو دے دیا، وہ کس کو دے دیا، وہ کتنے میں دے دیا تو میں کہتا ہوں کہ اس قسم کا کوئی بھی معاملہ ہو، یہ پنجاب حکومت کا under the governance and leadership of Mian Muhammad Shahbaz Sharif یہ عزم ہے اور یہ اعلان ہے کہ ہمارا ہر کام on merit ہو گا اور transparent ہو گا۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ غلط دیا گیا ہے یہ صحیح نہیں دیا گیا تو یہ in black & white لائیں۔ میں انہیں ان کی بات کا بالکل جواب دوں گا لیکن اب یہ زبانی کلامی اٹھ کر یہاں پر دس باتیں کریں اور اس کے بعد میرے پاس of hand مجھے تو یہ نہیں پتا کہ وہاں پر کتنے پول ہیں، ان کا ٹھیکہ کیسے دیا گیا ہے؟ اگر اس work کی میرے پاس detail موجود ہو تو میں یہ کہہ سکوں

گا کہ بھئی ٹھیکے کی یہ رقم ٹھیک ہے۔اگر میرے پاس detail ہی موجود نہیں ہے اور یہ detail نہیں دے رہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے allegation لگانے کا طریقہ درست نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میری پوری بات سن لی جائے کیونکہ میرے پاس ثبوت ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! ایسے نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ اب detail میں بات ہو گئی ہے اور آپ کے پاس کوئی ثبوت ہیں تو وہ تحریری طور پر انہیں دے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرے سخت تحفظات ہیں اور یہ باتیں نہیں عوام کے مسائل ہیں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! آپ سرکاری کارروائی شروع کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اعلان کر چکا ہوں اور میں اسی پر آ رہا ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر! سرکاری کارروائی مکمل ہو تو پھر اس کے بعد یہ بیٹھیں۔اگر انہوں نے اسی طرح سے بات کرنی ہے تو پھر اسی طرح سے جواب دے دیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ میری پوری بات کیوں نہیں سنی گئی اور میں ثبوت کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔اگر میری بات نہ سنی۔۔۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2014.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آپ نے ہماری بات نہ سنی تو پھر میں واک آؤٹ کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! نہیں، یہ بات نہیں ہے بلکہ میں نے آپ کی بات سنی ہے۔ اگر عباسی صاحب کو کوئیproblem ہے تو میاں محمد اسلم اقبال صاحب اور اپوزیشن لیڈر صاحب کے ساتھ جا کر لاء منسٹر صاحب سے مل لیں۔ کوئی بھیproblem ہے توevidence کے ساتھ انہیں دیں اور بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ میں اعلان کر چکا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں، میں اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔

ہنگامی قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ پنجاب مجریہ 2014

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Public Private Partnership Ordinance 2014.

DEPUTY SPEAKER: The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on the Planning and Development with the direction to submit its report within one month.

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشان دہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہ ہے اس لئے اب اجلاس 8-مارچ 2014 بروز ہفتہ 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔